ومن یتوکل علی اللہ فهو حسبہ

ہذا

القاری
رسالۂ وسیلۃ علی کلام الباری

تصنیف قاری کریم اللہ خان

سنہ ۱۲۷۶

در مطبع علوی علی بهائی بن لقمان جی بحلیۂ طبع آراسته نمود

علی رسولہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین

اما بعد میگوید اضعف العباد و احقر الانسان

حافظ کریم اللہ خان ساکن دارالدہلوی کہ شرمندہ

از گناہان کان اللہ لہ فی الدنیا والآخرہ عفی عنہ کہ خواندم قرآن بقراأت

سبعہ بر حاجی الحرمین الشریفین حمیدہ اوصاف و مکارم اخلاق و متوکل علی اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شکر و احسان بے پایان خاص ذات خدائے تعالیٰ کو ہے کہ جسنے ہمکو انسان کیا اور بہرہ ساتھ ہوش و حواس کے صاحب زبان کیا اور بزرگی دی جملہ مخلوق پر پس تعریف اسکے مین زبان قلم کی بند ہے کہ وہ خود فرماچکا ولو ان ما فی الارض من شجرۃ اقلام والبحر یمدہ من بعدہ سبعۃ ابحر ما نفدت کلمات اللہ ان اللہ عزیز حکیم پہر ہزاران ہزار تحفۂ درود و ثنا معدود اوپر رسول مقبول احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ و ہر چہار یار و تمامی آل و اصحاب کبار اسکی کے کہ دین اسلام و تمامی احکام بسہولت اتمام کے اوپر ہمارے روشن کیا اور کلام اللہ شریف بتصحیح قواعد لطیف کے اظہر من الشمس کیا تو چاہیے ہمکو کہ فواید اور قواعد اسکی معلوم

کرین کہ تاکید مزید اسکی قرآن مجید و فرقان حمید اور احادیث صحیح سے
ثابت ہے قولہ تعالی و رتل القرآن ترتیلا روایت کی علی مرتضی
کرم اللہ وجہہ نے کہ ترتیل کی معنی اداکرنا حرفونکا اور حفاظت کرنا وقفونکا
سب تفسیر و نمین موجود ہی والحدیث من لم یجود القران
فہو اثم والحدیث قال النبی رب تال القرآن والقرآن یلعنہ
والحدیث قال النبی جودوا القران باصواتکم پس اسیواسطے اس احقر الانسان
خادم قرآن حافظ کرم اللہ خان قوم افغان ساکن قصبہ دادری الدہلوی
نے بیچ سنہ ۱۲۵۴ در قصبہ ٹونک باتفاق نوکری نواب معلی القاب امیر الامرا رحیم الغربا
حمیدہ اوصاف و مکارم اخلاق مولنا و ہا دینا وزیر الدولہ محمد وزیر خان نصرت
جنگ کہ خدای تعالی بعمر خضر بعافیت دارین اور بزرگی کونین کے اسکو دی کہ
طفیل اسکی سے سب طرح سے خاطر جمع ہوکر کچھ قاعدے ضروری بیان کئی اوپر
چھبیس باب کے اور نام اس رسالہ کا وسیلۃ القاری علی الکلام
الباری رکھا اور پھر بعد مدت بہت سی نقلوں بیچ سنہ ۱۲۶۱ کے کچھ
الحاق کیا اور پھر بعد مدت در سنہ ۱۲۶۹ کے ربط ضبط اسکا دیکھہ کر سبب صحت کے کیا
واسطے مطبع کے باب پہلا در بیان مخارج اور صفات کے باب
دوسرا بیچ جاننے حرکات و سکنات اور ممانعت غنہ غیر محل کے
باب تیسرا بیچ استعاذہ اور بسملہ کے باب چوتھا بیچ حکم نون

باب پچیسواں در معانقات و بحث وقف کلا و حالات لاتی و ماءات و تثنیات کے باب چھبیسواں در طریق منازل و ختم بتکبیرات قرآن و سجدۂ تلاوۃ و نزول سور و مرتب شدن فرقان باب

پہلا بیچ مخارج اور صفات ہر حرف جداگانہ کے کہ مخرج ہمزہ کا نیچے حلق سے تا بناف مخرج باء کا دونو ہونٹوں سے اور تری ہونٹ نیچے کے سے مخرج تاء کا سرا زبان کا اور جڑ اوپر کے دونو دانتوں کی کہ جنکو ثنایا علیا کہتے ہین صفت تینو کی سخت باریک مخرج ثاء کا سرا زبانکا اور سرا اوپر کے دونو دانتوں کا صفت نرم باریک مخرج جیم کا بیچ زبان کا اور بیچ تالوہ کا صفت سخت باریک مخرج حاء کا بیچ حلق کا صفت نرم باریک مخرج خاء کا سرا حلق کا طرف زبان کے سے صفت نرم پر مخرج دال کا اور تاء کا ایک ہے یعنی سرا زبانکا اور جڑ اوپر کی دونو دانتوں کی صفت سخت باریک مخرج ذال کا اور ثاء کا ایک ہے یعنی سرا زبانکا اور سرا اوپر کی دونو دانتوں کا صفت نرم باریک مخرج را کا کنارہ سری زبانکا اور جڑ رباعیہ اور ناب اور ضاحک ہر دو جانب کے سے پس جاننا چاہیئے کہ ناب کو کچلی کو کہتے ہین اور رباعیہ اور ضاحک ایک کو کچلی کے داہنی اور ایک بائین ہوتا ہے صفت بین بین یعنی نہ بہت سخت نہ بہت نرم بین الشدۃ والرخوۃ اور زبر پیش سی پُر ہوگی اور زیر

سے باریک اور وقت پڑھنے کے مخرج اُسکا پشت زبان کی سی مخرج زاء
کا سِرا زبان کا اور سِر نیچے کے دونو دانتون کا کہ جنکو ثنایا سفلی کہتی ہین صفت
نرم باریک مگر تیزی زبان کی سے مخرج سین کا اور زاء کا ایک
ہی اور صفت بھی مخرج شین کا اور جیم کا ایک ہی یعنی بیٹ زبان
کا اور بیچ تالوہ کا مگر شین تفشی ہی تفشی کی معنے بکھرنے کے ہین کہ بکھر جاوے
آواز بیچ منھ کے صفت نرم باریک مخرج صاد کا اور سین اور زا کا ایک
ہی یعنی سِرا زبان کا اور سِر نیچی کے دونو دانتون کا مگر تیزی زبان کی سے
اسیواسطی ان تینون حرفونکو صفیرہ کہتی ہین صفیرہ کی معنی آواز سیٹی کی ہین
وہ سیٹی کہ آواز مانند بچہ چڑیا کے نکلے ساتھہ تیزی کے نرمی مایل مگر صفت صاد
کی نرم پُر مطبقہ مخرج ضاد کا تمام کنارہ زبان کا اور کرسی اوپر کی داڑھون
کی خواہ داہنی سے خواہ بائین سی مگر طرف بائین سے آسان ہی صفت
اسکی نرم پُر مطبقہ اور مستطیل مطبقہ کے معنی ڈہک لینا تالوہ کا زبان اپنی سے
اور مستطیل کی معنی دراز کرنا زبان کا اور ادائی اُسکی آخر لہات ہی لہات سے
کہتی ہین کوہ کو جو لٹکتا ہی اوپر حلق کے فقط اور وقت ادا کی چھینٹا رخسارہ
پر پڑے یہہ قول متقدمین کا نہین بلکہ ضعیف ہی اور صحیح ہے مخرج طاء
کا اور تاء کا اور دال کا ایک ہے یعنی سِرا زبان کا اور جڑ اوپر کے دونو دانتون
کی مگر صفت طا کی سخت پُر مطبقہ مخرج ظاء کا اور ثاء کا اور ذال کا ایک ہے

مخارج الحروف سبعة عشر
على الذي يختاره من اختبر
فالف الجوف واختاها وهي
حروف مد للهواء تنتهي
ثم لاقصى الحلق همز هاء
ثم لوسطه فعين حاء
ادناه غين خاؤها والقاف
اقصى اللسان فوق ثم الكاف
اسفل والوسط فجيم الشين يا
والضاد من حافته اذ وليا
الاضراس من ايسر او يمناها

یعنی سرا زبانکا اور سرا اوپر کے دونو دانتون کا مگر صفت ظاء کی نرم ہے بطبقہ

مخرج عین کا اور حاء کا ایک ہے یعنی بیچ حلق کا کچھہ نیچے مخرج حا کی سے مگر صفت عین کی باریک ہین یعنی درمیان سخت و نرم **مخرج غین** کا اور خاء کا ایک ہے یعنی بیچ حلق کا کچھہ نیچے مخرج خا کی سے صفت نرم ہے **مخرج فاء** کا سرا اوپر کے دونو دانتو نکا اور پیٹ نیچے کے ہونٹ کا صفت نرم باریک **مخرج قاف** کا جڑ زبانکی اور اول لہات صفت سخت پر **مخرج کاف** کا جڑ زبانکی اور آخر لہات سی صفت سخت باریک اور لہات کہتی ہین کوہ کو کہ صورت اسکی یہہ ہے (ق) اور اول لہات کو غلصمہ کہتی ہین اور آخر لہات کو عکدہ **مخرج لام** کا اور راء کا ایک ہے یعنی کنارہ سری زبانکا اور جڑ رباعیہ اور ناب اور ضاحک ہر دو جانب کی سی مگر راء پر پشت زبان کی سی ہی صفت لام کی باریک ہین ہین یعنی بین الشدۃ والرخوۃ **مخرج میم** کا اور باء کا ایک ہی دونو ہونٹون سے مگر میم خشکی دونو ہونٹون کی سی یعنی کنارہ خشک ہر دو لب او زبانک نرمی ہونٹ نیچی کے سے مگر صفت میم کی باریک ہین ہین **مخرج نون** بعینہ کا اور راء کا ایک یعنی کنارہ سری زبانکا کچھہ نیچی مخرج لام کی سے کہ جڑ رباعیہ بوزن ثمانیہ اور ناب اور ضاحک ہر دو جانب کی سی صفت ہین ہین اور سوا اسکے **مخرج میم ساکن اور نون ساکن** کا ایک ہی

خیشومیہ خیشوم کہتے ہین سوراخ ناک کے کو مثل اَمّ و اَنّ صفت ہین بین بین

در سخت و نرم مخرج واو غیر مدہ کا ہوا دونو ہونٹون کی سے صفت

نرم باریک مثل و اللّٰہ و اعلم و الیہ مخرج واو مدہ کا ہوا منہہ کی

سے مثل قالوا و باد اصفت نرم باریک مخرج ہا کا اور ہمزہ

کا ایک ہے یعنی نیچے حلق سے تا سینہ تک مگر صفت ہا کی نرم باریک

مخرج یا غیر مدہ کا اور شین کا اور جیم کا ایک ہے یعنی بیچ زبانکا اور

بیچ تالوہ کا مثل یکن و یلتہ صفت نرم باریک مخرج یا مدہ کا جوف

سے یعنی بیچ منہہ کا مثل فی دستی صفت نرم باریک اور جوفیہ تین

حرف ہین واو مدہ اور یا مدہ اور الف اور صفت الف کی

تابع حرف ماقبل کے ہی پر کے ساتھہ پر اور باریک کے ساتھہ باریک

اب جانا چاہیئے کہ یہہ حروف قریب المخرج ہین پھر دوبارہ لکھتا ہون

ء ھ کا ایک مخرج اور ح ع کا ایک مخرج اور خ غ کا ایک مخرج اور ق

ک کا اور ف کا اور ت و ط کا اور ث ذ ظ کا اور ش ج

ی کا اور ل ن کا اور ز س ص کا اور ض آنکہی ہی کسی

مین شرکت نہین اور درمیان ضاد کے بڑے بڑے جھگڑے اور بحث

مباحثہ مین کفر تک نوبت پہنچی دیکہی سُنی یعنی بعضے کہتے ہین کہ ضاد کو ادا کرے

درمیان زا کی اور ذال کے اور ظا کی جیسی کہ لکہا صاحب سمرقندی کی نے

مگر حقیقت حال اُسکے سے خبر نہین البتہ صاحب سمرقندی نے یہہ لکھا ہی کہ
عجمیونکو ادا کرنا ضاد کا کما حقّہٗ نہین آتا پس جسکو نہ آوے تو ادا کرے درمیان
زاء اور ذال اور ظاء کے کیونکہ اکثر صفات ظاء کی اور ضاد کی شریک ہین
مگر اسمین اعتراض اس خاکسار کا یہہ ہی کہ اکثر صفات غین کے
اور ضاد کی شریک ہین بلکہ بعض حرف کے اس سے بھی زیادہ مگر فتوی
اسپہ نہین ہے الا باعث لاچاری کا جیسی کہ بعضی دال کو پُر کرکے ضاد بنا لیتے
ہین یہہ بھی باعث لاچاریکا ہی پس یہہ ممکن نہین کہ دال کو پُر کیا جھٹ
ضاد ہوگئی اب اعتراض یہہ کہ ذال کے پُر کرنے سے کیا ظاء نہین ہوتی
جواب ذال کا اور ظاء کا مخرج ایک ہی اور مخرج کو اعتبار ہی نہ نسبت
صفات کی مگر ادا کرنا ضاد کا مشکل ہی پس جاننا اور سننا اسکا منحصر ہی اوپر استاد
ثقہ کی و یا اہل عرب کے فایدہ ہر ایک کو لازم ہی کہ کوشش ادا حروف
کی نہایت کرے پھر نہ آوے تو وہ معذور ہی پس معذور کی پکڑ خدائی تعالی
ہرگز نکریگا کیونکہ حبشی بلال رض کو شین معجمہ نہین آتا تھا اللہ جل شانہ کو سین مہملہ ہی
اسکا پسند آیا بسبب اخلاص دل کے پس تمکو بھی چاہیے کہ خلوص دل سے پڑھو اور
آپس مین جھگڑا اور تکرار نکرو جیسی کہ لشکر شام اور عراق کا اوپر فتح ارمینیہ کی
ایک دوسریکو کہتا تھا قراءتی خیر من قراءتک یعنی قراءت میری بہتر ہی قراءت
تیری سی و قراءتی اصح من قراءتک یہہ حال دیکھہ کر حذیفۃ الیمانی نے بہت غم کیا اور

ہے پس سنکر حضرت عثمانؓ بھی بہت خفا ہوئے اور بعضی کہتی ہین کہ ضاد کسی سے ادا نہین ہوئی مگر حضرت عمرؓ سی و یا علی رضی اللہ عنہما سی یہہ بھی غلط ہی کیا

معنی کہ حرف ضاد خاص زبان عرب اور ہر صحابی عرب سے نہ آدمی شعر قَوْمٌ يَخْتَصِمُونَ بِالضَّادِ کا اختصاص العرب بالضاد مگر فرق اتنا تھا کہ ان دونو صاحبون سے صحیح نہین سی ادا کرتے تھے

فایدہ اور بیچ مخارج حرفو کے اختلاف بہت ہی کہ اکثر کہتی ہین سترہ مخارج اور بعضی سولہ اور بعضی پندرہ اور بعضی کہتی ہین کہ سب حرفونکا ایک مخرج یعنی منہہ اور بعضی کہتی ہین کہ ہر حرف کا مخرج علحدہ ہے اور نام انکی مقرر نہین اور بعضی کہتی ہین کہ تین ہی مخرج ہین ایک حلقی ہی چنانچہ ء ہ ح خ ع غ اور ایک شفتی ب م و ف اور باقی حرف سب وسطی ہین اور بعضی کہتی ہین نو مخرج ہین اور نام بھی انکے معین ہین چنانچہ **حلقی** و **لہوی** یعنی ملازہ یعنی کوا و **شجری** شگاف دہن و **نطعی** شکنہا سقف دہن و **اسلی** سر زبان و **ذلقی** کنارہ زبان و **لثوی** بن دندان و **شفوی** ہر دو لب

و **ضراسی** دندانہا و اسیا لیس انکا صورت حال یہہ ہی یعنی ہر آدمی کے بتیس دانت ہین اولی ثنایا علیا اوپر اور دو ثنایا سفلی نیچے کہ انکو ہندی مین چوکے دانت کہتے ہین اور انکے پہلو مین چار دانت دو اوپر دو نیچے کے انکو رباعیات کہتے ہین اور انکے پہلو مین چار دانت دو اوپر دو نیچے کے انکو انیاب کہتے ہین اور انکے پہلو مین چار دانت دو اوپر دو نیچے کے انکو ضواحک کہتے ہین اور انکے پہلو مین بارہ دانت چھہ اوپر چھہ نیچے انکو طواحن کہتے ہین اور پھر انکے پہلو مین چار دانت دو اوپر دو نیچے کے انکو نواجذ کہتے ہین اور ہندی مین انکو عقل داڑہ کہتے ہین بعد عمر

فصل صفات حروف ... لفظ ابجد قط بلکت یعنی مہموسہ ... شدیدہ ... حروف رخوہ ... حروف مستعلیہ ... ضغط قظ خص

اب بیان کرتا ہون مین جملہ صفات کا کہ کوئی ایسا حرف نہین جو پانچ صفات سے کم ہو یعنی پانچ اصل ہین اور پانچ ہین ضد اسکے چنانچہ ایک **مہموسہ** ہی اور ضد اسکے **مجہورہ** اور ایک **شدیدہ** ہی اور ضد اسکے **رخوہ** اور ایک **مستعلیہ** ہی اور ضد اسکی **مستفلہ** اور ایک **مطبقہ** ہی اور ضد اسکی **منفتحہ** اور ایک **مذلقہ** ہی اور ضد اسکے **مصمتہ** تو جاننا چاہیئے کہ **مہموسہ** کے معنی آواز ہلکی اور ضعیف کی ہین کہ ان حرفونمین

وقت ساکن کے دم آگے کو جاری ہوتا ہی باعتماد ضعف کے پس اسکے دس
حرف ہین **فحثہ شخص سکت** یعنی ف ح ث ہ ش خ ص س
ک ت پھر باقی رہے انیس حرف وہ سب مجہورہ کی ء ا ب ج د ذ ر ز ض ط ظ ع
غ ق ل م ن و ی اور مجہور کی معنی آواز قوی کی ہین کہ ان حرفونمین وقت
ساکن کے دم آگے کو جاری نہین ہوتا باعتماد قوت کے یعنی مثال مہموسہ
کی یہہ ہی جیسے کہ ہاتھہ مارنا اور پرشی یا سفالین اور مثال مجہورہ کی جیسے
کہ ہاتھہ مارنا اوپر تاشے یا پیتل کے اور دوسری **شدیدہ** ہی شدیدہ
کی معنی سخت کی ہین کہ ان حرفون کو سخت کرتی ہین بیچ مخرج کے وہ آٹھہ حرف
ہین **اجد قط بکت** یعنی ء ج د ق ط ب ک ت اور پانچ حرف ہین
ہین کے یعنی درمیان شدیدہ اور رخوہ کی نہ بہت سخت نہ بہت نرم وہ
یہہ ہین **لن عمر** یعنی ل ن ع م ر تو آٹھہ شدیدہ کی گذری اور پانچ ہین
ہین کے یہہ تیرہ ہوئے پھر باقی رہے سولہ حرف وہ سب رخوہ کی **رخوہ**
کی معنی آواز سست اور نرم کی ہین وہ حرف یہہ ہین ا ث ح خ ذ ز س
ش ص ض ظ غ ف و ہ ی اور تیسری **مستعلیہ** ہی مستعلیہ کے
معنی طلب بلندی یعنی آواز اوپر کو ہوکر تالو سے قریب ہووے پر ہوکر وہ
حرف سات ہین کہ یہہ طرح سے ہمیشہ پُر رہتی ہین کسی نوع باریک
نہین ہوتی جمع کیے بیچ اس کلمہ کے **قظ خص ضغط** یعنی ق

الف دہ صفت مجہورہ رخوہ مستفلہ منفتحہ مصمتہ ومدہ ولین وہوائی و خفیفہ و ساکنہ

باء را شش صفت مجہورہ شدیدہ مستفلہ منفتحہ مذلقہ و قلقلہ

ث ا خ ص ض غ ط پھر باقی رہے بائیس حرف وہ سب **مستفلہ** کے ہین اور اسکو منتفلہ اور مستفلہ اور منخفضہ بھی کہتے ہین انکی حرکی یعنے وقت ادا اُن حرفون کے آواز نیچی کو یعنی طرف شکم کے جاوے بار یک ہوکر وہ حرف یہہ ہین ا ب ت ث ج ح د ذ ر ز س ش ع ف ک ل م ن و ہ ی چوتھی **مطبقہ** ہی مطبقہ کے معنے ڈھک لینا تالوہ کا یعنے بوقت ادا اُن حرفون کے ڈھک لیوے تالوہ کو زبان اپنی سی ساتھہ پر کے اور اسکو منطبقہ بھی کہتے ہین وہ حرف چار ہین ص ض ط ظ باقی رہے پچیس حرف وہ سب منفتحہ کے ہین **منفتحہ** کے معنی کھول دینا تالوہ کا کہ ان پچیس حرفونمین کھولدیتے ہین تالوہ کو وہ حرف یہہ ہین ا ء ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ع غ ف ق ک ل م ن و ہ ی پانچوین مذلقہ ہی **مذلقہ** کی معنی کنارہ کی ہین کہ یہہ حرف کنارۂ زبان اور کنارۂ ہونٹ کی سی پڑھی جاتی ہین وہ چھہ حرف ہین **فر من لب** ف ر م ن ل ب پس اُن چھہ حرفونمین سے تین حرف کنارہ زبان کی سے **ر ل ن** اور تین حرف کنارۂ ہونٹ کی سے **ف م ب** پھر باقی تیئیس حرف وہ سب مصمتہ کے ہین **مصمتہ** کے معنی منع کرنے کے ہین کہ نہ لاوان حرفونکو کنارہ زبان اور کنارۂ ہونٹ کی سے وہ حرف یہہ ہین ا و ت ث ج ح خ د ذ ز س ش ص ض

ط ظ ع غ ق ک وہی اور دوسری مراد منع کرنیسے بیچ حرف مصمتہ کے یہہ ہے کہ نہ آونگے یہہ حرف مصمتہ کے خالص بیچ رباعی مجرد کے اور نہ آوینگے خالص بیچ خماسی مجرد کے اب کوئی یہہ کہے کہ **غضنجد** و **عسطوس** رباعی مجرد اور خماسی مجرد دونو موجود ہین **جواب** کہ یہہ الفاظ عجمی ہین عربی نہین اب یہانتک سب صفتین اور ضدین بیان ہو چکی مگر کچھ صفات مفردہ اور بھی ہین وہ سب ملا کر حرف حرف جدا گانہ کی صفات اوپر حاشیہ کے دوبارہ لکھ دی ہین مگر یاد داشت انکی مشکل ہے بدون بتلائے استاد ثقہ کے نہین آتے کیونکہ مشترک ایک دوسرے مین ہے مگر بڑا کام دوہی صفتون سے پڑتا ہے ایک سخت پُر اور سخت باریک دوسری نرم پُر اور نرم باریک اور تیسری بین بین نہ بہت سخت نہ بہت نرم تو جاننا چاہیئے کہ کل اٹھائیس حرف ہین اوپر تین قسم کے اب غور کیا چاہیئے کہ یہہ تین قسم اوپر تین فقرہ کے منحصر ہین چنانچہ شدیدہ کے آٹھ حرف یعنی سخت **اجد قط بکت** یہہ آٹھ حرف تو سخت ہین اور باقی سب نرم اب غور کرو مستعلیہ کو جنکو پُر کہتے ہین **قظ خص ضغط** یہہ سات حرف پُر ہین اور باقی سب باریک پس جو حرف ان دونو فقرونمین موجود ہین وہ سخت پُر ہین اور جو حرف ان دونو فقرونمین نہین سوای پانچ حرف **لن عمر** کے وہ سب نرم باریک جیسے ث نرم باریک ح نرم باریک ذ نرم باریک ز نرم باریک س نرم باریک ش نرم باریک

ف نرم باریک و نرم باریک ہ نرباریک ی نرم باریک اور جو حرف
شدیدہ مین ہوگا یعنی پہلے فقرہ مین اور دوسرے فقرہ مستعلیہ کے مین نہوگا وہ
سخت باریک ہوگا سوای تیسرے فقرہ لن عمر کے جیسکہ ط سخت
باریک ب سخت باریک ت سخت باریک ج سخت باریک د سخت
باریک ک سخت باریک اور جو حرف فقرہ مستعلیہ کے مین ہوگا اور فقرہ شدیدہ
کی مین نہوگا سوای لن عمر کے تو وہ حرف نرم پُر ہوگا جیسکہ ظ نرم پُر خ
نرم پُر ص نرم پُر ض نرم پُر غ نرم پُر پس یہانتک تیئیس ۳۲ حرفونکا بیان ہوچکا
باقی رہے پانچ حرف لن عمر کے وہ بین بین چلی آتے ہین پس اسطرح
سے پانچون صفت اوپر پانچ فقرون کے منحصر ہی کہ بیان سب کا ہوچکا
ہی

باب دوسرا بیچ جاننی حرکات اور سکنات و منع کردن غنہ بالفات کے

یعنی دو زیر سی ایک الف اور دو زیر
سے ایک یا اور دو پیش سے ایک واو ہے چنانچہ زبر بہائی الف کا اور
زیر بہائی یاء کا اور پیش بھائی واو کا یعنی زبر مین بو الف کی ہو اور زیر
مین بو یاء کی اور پیش مین بو واو کی ہو کیونکہ زبر آدہا الف ہی اور زیر
آدھی یاء ہی اور پیش آدہا واو ہی اور جس الف پر حرکت ہو یا جزم اسکو
ہمزہ کہتی ہین مثل اللہ و باقرا اور جو بی حرکت ہی وہ الف ہی مثل با تا ثا را
زا طاء اور حرکت کہتی زبر زیر پیش کو اور عربی مین زبر کو فتحہ اور زیر کو کسرہ

اور پیش کو ضمہ کہتے ہیں اور جو حرکات بسبب عامل کے آوے تو حرکات آخر کلمہ کو
اسکے زبر کو نصب اور زیر کو جر اور پیش کو رفع کہتے ہیں اور دو زبر دو زیر
دو پیش کو تنوین کہتے ہیں اور تشدید کو شد اور جزم کو سکون کہتے ہیں
اور بہت نادان غنہ کرتے ہیں ساتھ ملنے میم الف اور نون الف کی
جیسا کہ ربکار حیما الیما کو بیچ وقف کے غنہ کرتے ہیں یہہ بہت بدی چاہیئے
کہ پڑھے اسکو اور پروزن قلیلا کثیرا عنیدا کی اور اغنان دان ایام اکرام
کو مانند اغلال ازواج فعال کے اور ماموں مسنون تعلمون یفعلون
معلوم سموم کو مانند سعود مجوب زبور کی اور زنیم رحیم مبین کو مانند
کفیل سبیل قریب کے اور آمنوا اور واعلموا کو مانند تعبدوا اور اعملوا
کی اور کانوا کو مانند کادوا کی **باب تیسرا بیچ استعاذہ**
و بسملہ کی یعنی اعوذ پڑھنا سنت ہی اور کہا بعضوں نے واجب
ہر وقت پڑھنے قرآن کے جیسا کہ **قولہ تعالیٰ فاذا قرأت القران**
فاستعذ باللہ من الشیطان الرجیم پکار کر پڑھے سوای نماز کی اور موافق
اسکی روایت کی نافع بن جبیر بن مطعم نے کہ آن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قرأ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اور روایت کی سہل نے عبد اللہ
بن مسعود سے کہ کہا ابن مسعود نے پڑھا میں نے روبرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم تو فرمایا آنحضرت صلعم نے یہہ کہہ

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اور فرمایا اسیطرح پہنچی مجکو جبرئیل سے اور اسکو میکائیل سے اور
اسنے دیکھی اسیطرح لوح محفوظ پر اور روایت کی کوفیون نے سوای عاصم کے اعوذ باللہ من الشیطان رجیم
ان اللہ ہو السمیع العلیم اور نستعیذ باللہ من الشیطان الرجیم ان اللہ ہو السمیع العلیم از
حرز المعانی و منہاج و طیبہ اور کہا صاحب نافع سکندری وغیرہ نے کہ واسطے ہفت قراء کے ہفت
وجہ تعوذ کے ہین اول نافع مدنی نے پڑہا اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم دوم ابن کثیر نے پڑہا
اعوذ باللہ العظیم من الشیطان الرجیم سوم پڑہا ابو عمرو بصری نے اعوذ باللہ السمیع العلیم من
الشیطان الرجیم چہارم پڑہا ابن عامر شامی نے اعوذ باللہ العظیم السمیع العلیم من الشیطان الرجیم
پنجم پڑہا عاصم کوفی نے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ان اللہ ہو السمیع العلیم ششم پڑہا حمزہ
کوفی نے استعیذ باللہ من الشیطان الرجیم ان اللہ ہو السمیع العلیم ہفتم پڑہا کسائی کوفی
نے نستعیذ باللہ من الشیطان الرجیم ان اللہ ہو السمیع العلیم اور آہستہ پڑہنا بھی روا ہے
اور موافق ان روایتوں کی کم زیادہ کرکے پڑہی بسبب حمد و توصیف خدا تعالی کے تو بھی جائز
ہی فصل بسملہ یعنی بسم اللہ پڑہنا درمیان دو سورہ کے سنت ہی نزدیک قالون کے
اور واجب ہی نزدیک کسائی و عاصم و ابن کثیر کے جیسکہ روایت کی ابن عباسؓ نے
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَن تَرَکَ التَّسْمِیَةَ بَیْنَ السُّورَتَیْنِ فَقَدْ تَرَکَ
مِائَةً وَاَرْبَعَةَ عَشَرَ اٰیَةً مِنَ الْقُرْاٰنِ یعنے جسنے ترک کری بسم اللہ درمیان دو سورۃ تو گویا
تحقیق ترک کیے اوسنے ایک سو چودہ آیۃ قرآن سے اسیواسطے شافعی رح بیچ نماز جہریہ کے
پکار کر پڑہتے ہین اور فرماتے ہین کہ بسملہ جزو ہر سورہ کا ہی اور خاص آیۃ سورہ فاتحہ کے

اور ابیحنیفہ فرماتی ہین کہ جز کسے سورہ کاہی نہ آیۃ الحمد کے البتہ جز قرآن کاہی یا جز سورہ
نمل کا مگر یہ یہان اسکا اوپر ہر سورہ کے مبارک اور میمون ہی کیونکہ فرمایا آنحضرت نے
کل امر ذی بال لیکن سوای سورہ برات کہ اسمین تین قول ہین کہ کہا بعضون نے سورہ
انفال اور برات ایک سورہ ہی اور کہا بعضون نے کہ برات جدی سورہ ہی مگر بیچ نزول
اس سورہ کے بسملہ نہین نازل ہوئی اور کہا بعضون نے کہ بسملہ صورت امن اور
رحمت کے ہی اور اس سورہ مین پہلی ہی سے غصہ خدا تعالی کا اوپر مشرکو کے
شروع ہوا اور حکم قتل کا اسی جہت سی بسملہ جایز نہین نہ اول اسکے نہ درمیان
کیونکہ میانہ اسکا تابع اول کے ہی لیکن جسکی اول ہی بسم اللہ منع ہو تو بیچ مین کیونکے
کیونکر جایز ہو اور کہا امام حمزہ کوفی نے کہ تمام قرآن ایک سورہ ہی اسیواسطے یہ ہر
سورہ کو دوسرے سے وصل کرتی ہین مثل من ابتدی اقترب للناس و معتدین الر
حمن و الخبیرن القارعۃ و حامیۃ ن الہیکم التکاثر اور ابن عامر اور ابو عمرو اور ورش
درمیان دو سور تونکے سکتہ کرکے پڑہتی ہین چنانچہ کہا شاطبیہ نے مصرع ولا نص کلا
حب وجہ ذکرتہ یعنے ثابت نہین بسملہ نص قرآن اور نص حدیث سے مگر حدیث
احاد یعنی خبر واحد سے یعنے ایک صحابی سے اور کہا بعضون نے کہ درمیان چار سورتون کے
بسم اللہ کہی یا سکتہ کری کہ جن سورتون کو اربع الزہر کہتی ہین یعنی دونو لا اقسم اور
دونو ویل سبب یہ کہ آخر مدثر کے ہی اہل التقوی اہل المغفرۃ ہی ساتھہ اوسکے کہی لا اقسم پس
اسمین خوف نفی کا آتا ہی اگرچہ یہہ لا نفی کا نہین مگر جگہہ خوف کے ہی اور ایسے ہی آخر

انفطار کے یو مئذ لله و ویل اور آخر فجر کے فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی
لا اقسم اور آخر والعصر کے و تواصوا بالصبر ویل لکل اور ویل کے معنی بڑی افسوس
کے ہین پس یہہ قباحتین چارون جگہہ ظاہر ہین اور بیچ تعوذ اور بسملہ کے
چار وجہ ہین یکی فصل کل یعنی الرجیم قف الرحیم قف الم قف دوم وصل کل
الرجیم ہ الرحیم ہ الم سوم وصل کرنا تعوذ کا ساتہہ بسملہ کے اور
قطع کرنا بسملہ سے اور وصل کرنا بسملہ کا سورہ سے مثل الرجیم قف الرحیم
الم اور حکم بسملہ کا بغیر تعوذ کے درمیان دو سورہ کے تین وجہ یکی
وصل کرنا بسملہ کا ساتہہ اول سورہ کے مثل ولی دین قف بسم
الله الرحمن الرحیم اذا جاء اور دوسری قطع کرنا آخر سورہ کا بسملہ
سے اور قطع کرنا بسملہ کا اول سورہ سے مثل ولی دین قف بسم الله الر
حمن الرحیم قف اذا جاء تیسری قطع کرنا آخر سورہ کا بسملہ سے اور وصل
کرنا بسملہ کا ساتہہ اول سورہ کے مثل ولی دین قف بسم الله الرحمن الرحیم
اذا جاء اور چوتہی وجہ مگر وہی برعکس اسکے مثل ولی دین بسم الله الرحمن الرحیم
قف اذا جاء کیونکہ بسملہ واسطے ابتدا کی ہی نہ واسطے آخر سورہ کے از
طیبہ و منہاج وغیرہ باب چوتہا بیچ حکم نون ساکن
اور تنوین کے یعنے نون ساکن اور تنوین چار حکم رکہتی ہین اظہار و ادغام
و قلب و اخفا پس اظہار کے چہہ حرف ہین ء ھ ح خ ع غ

چنانکہ شعر حرف حلقی شش بود ای نور عین ہمزہ ہا و حا و خا و عین و غین

پس ان چھہ حرفون سی ماقبل نون ساکن یا تنوین ہوگا تو اظہار ہوگا

بسبب بعد مخرج کے کیونکہ نون ساکن اور تنوین غنہ ناک سی ہی اور یہہ چھو حرف

حرف حلقی ہیں تو بڑا فرق ہوگیا اسواسطے اظہار لازم ہوا امثال اظہار نون ساکن کے

شعر ان حکمتم ان خرجتم ان علمتم تنغضون ان شئتم ان ہدیتا گیر این امثال

نون مثال تنوین کے مثلی اکبر و برحمتہ تل ان من و لاحرف علیھم و میثاقا غلیظا فائدہ

اظہار سے مراد ظاہر کرنا نون کا ہی یہہ نہین کہ قلقلہ کر دیوی جیسے کہ عوام الناس

بیچ میم ساکن اور لام ساکن کے قلقلہ کرتے ہین یعنی علیھم ولا الضالین جعلنا

وانزلنا وظللنا وفضلنا وانعمت چنانچہ شعر محمد جزری واحرص علی السکون

فی جعلنا انعمت والمغضوب مع ظللنا فصل یرملون بیچ قاعدہ ادغام

کے یہہ ہی کہ ایک چیز کو دوسری چیز مین ملا کر چھپا دینا یعنے حرف ساکن کو

بیچ حرف متحرک کے چھپا دیوی چنانچہ یرملون کے

چھہ حرف ہی ی ر م ل و ن پس ان چھہ

حرفون سی ماقبل نون ساکن یا تنوین ہوگا

تو ادغام ہوگا پہر ادغام کے دو صورت ادغام

باغنہ اور ادغام بیغنہ چنانچہ ادغام باغنہ

کے چار حرف بیچ اس کلمہ کے یومن ؛؛

ہی و م ن پس ان چار حرفون سے ما قبل نون ساکن ویا تنوین ہوگا تو ادغام

باغنہ ہوگا مثل من یومن و من وال و من مال و من نور مثال تنوین عاملۃ ناصبۃ و

عہادا وجعلنا یہہ ادغام مع الغنہ نزدیک جملہ قرائی ہی مگر سوائی خلف راوی امام

حمزہ کی کہ وہ بعد نون ساکن اور تنوین کی جو واو آوی یا یا تو غنہ نہین کرتا کیونکہ

واو اور یا کو خیشوم سے کچھ علاقہ نہین مثل من یامر و اذ واجا و جعلنا دونون جگہہ

بغیر غنہ سوال اگر واو اور یا کو خیشوم سے دخل نہین تو جملہ قرائی غنہ کیون کیا

جواب موافق محاورہ عرب کے سینہ بسینہ پہنچا اور یہہ علم منقولی ہی معقولی

نہین مگر بیچ چار الفاظ کی ادغام منع ہی چنانکہ صنوان و قنوان و بنیان و

دنیا کیونکہ یہہ الفاظ بیچ ایک کلمہ کی واقع ہوئی اور ادغام خاص یرملون کا منحصر

اوپر دو کلمہ کی ہی اور بیچ ایک کلمہ کی ثقیل تھا باعث تشبیہ ہونی مضاعف

کی اسواسطی اظہار لازم ہی اور بعضی کہتی ہین کہ بیچ لفظ فلیوسن و من شاء درمیان

کہف کی ادغام نکری کیونکہ فعل مین ادغام نہین ہوتا اسم مین ہوتا ہی یہہ قول

سراسر غلط ہی ادغام کرنا چاہیئے اب باقی رہی یرملون مین سے دو حرف ر ل پس

ان دو نو حرف سے ماقبل نون ساکن یا تنوین ہوگا تو ادغام بلا غنہ ہوگا مثل من

ربّ رحیم و ثمرۃ رزقاً وان لم ولم یکن لہ ویمزۃ لمزۃ **فصل ب قلب** یعنی

قلب کا ایک حرف ہی یعنی ب پس ب سے ماقبل نون ساکن یا تنوین ہوگا تو قلب ہوگا

قلب کی معنی بدلنے کی ہین کہ ایک حال سے دوسرے حال پر پھیر دینا تو بدلتی ہین نون

ساکن یا تنوین کو ساتھ میم کی بسبب اتحاد مخرج کی کہ با اور میم کا ایک مخرج ہی
بیچ متحرک کی اور نون ساکن اور میم ساکن کا ایک مخرج ہی خیشوم پس بسبب
آنی با کی بدلا نون ساکن اور تنوین کو ساتھ میم کی مثال من بعد وانبیاء
وکلیج بالہمر فصل اخفا پس جاننا چاہیے کہ یہان تک تیرہ حرفون کا بیان ہو
چکا باقی رہی پندرہ حرف وہ سب اخفا کی ہین یہہ ت ث ج د ذ ز س ش
ص ض ط ظ ف ق ک پس ان پندرہ حرفون سی ماقبل نون ساکن و یا تنوین ہوگا
تو اخفا ہوگا بسبب مساوی مخرج کی کیونکہ پندرہ حرفون کو نون ساکن سی جتنا
بعد ہی اتنا ہی قریب ہے پس بعد چاہتا ہی اظہار اور قرب چاہتا ہی ادغام یعنی
اخفا درمیان ہی اظہار کا اور ادغام کا نصف اظہار و نصف ادغام چنانکہ
الاخفاء بین الاظہار والادغام اور اخفا کی معنی چھپانی کی ہین کہ چھپاوی
نون ساکن و تنوین کو بیچ ان پندرہ حرفون کی کہ خالص غنہ معلوم ہو اور نون
ظاہر نہو یعنی وقت ادا کرنی اخفا کی زبان نزدیک دانتون کی نہ آوی مثال
انتم وانثی وانجینا وعندنا وانسلکم وننشزہا وانفسکم ومن قبل اور ایسی
ہی حروف مقطعات مین طسم و عسق کیونکہ نون ساکن ہی بیچ تلفظ کی
مثال تنوین اخفا کی نعمۃ تجری ظلمات ثلاث متکبر جبار حماء واقع صعیدا
زلقا اور کبھی ہوتا ہی کہ تنوین کو نون قطعی کرتی ہین جملہ قراء خواہ دو زبر ہون
خواہ دو زیر ہون خواہ دو پیش ہون اور بعد اسکی ہمزہ وصلی ہو اور پھر اسکی بعد کوئی

حرف ساکن ہو تو بدل کرتی ہیں آپ ہی حرکات تنوین کو ساتھہ کسرہ نون کے کہ قاعدہ
نحو کا ہی اذا حرک حرک بالکسر کے واسطے کہ دفع کرے سکون علی غیر حدہ اکٹھی ہو گئی اور
اکٹھا ہونا دو ساکن کا منع ہی اور شواذ مثل نوح ابنہ و بغلام اسمہ والبیان الذی
وجمیعاً الذی وقوماً الذی اور جو نستہ کہ تنوین زبر کو قطنی کرتی ہیں تو الف
گر جاتا ہی کیونکہ الف کا ہونا واسطے دو زبر کی شرط تھا جبکہ دو زبر میں سے ایک زبر
رکھا اور دوسری زبر سی نون بدل کر بھرتی کیا تو الف گر گیا اور اسیجگہ یعنی قطنی
سواقع ہما ور تجھ کا بولا واسطے پہچان کے اور اصل نام اسکا نون تنوینیہ ہی اور قطنی
کہنا محض غلط ہی باب پانچواں بیچ حکم میم ساکن معہ قاعدہ بوف کے
یعنی میم ساکن تین حالت رکھتی ہی ادغام اور اخفا اور اظہار پس اگر بعد میم
ساکن کی میم آوی تو ادغام باغنہ ہوگا مثل منہم من کلم اللہ وکم من فئۃٍ
وکم من ملکٍ اور اگر بعد میم ساکن کی ب آوی تو اخفا مع الغنہ ہوگا مثل
وہم بالآخرۃ وما ہم بمومنین وتراضیتم بہ وبعضکم ببعضٍ پس دو حالت کا
بیان اوپر دو حرفوں کی ہو چکا پھر باقی رہی چھبیس حرف ان چھبیس حرفوں سے
ماقبل میم ساکن ہوگی تو اظہار ہوگا مثل الم ترلم یکن ام خلقوا امشاجٍ ام
عندہم ام ہو الحمد وبحمدہ والشمس والنجمت وانتم تعلمون مگر درمیان میم ساکن
کے ایک قاعدہ اور بہی ہی کہ نام اسکا بوف ہی اور یہہ قاعدہ بوف کا تیسیر
اور شاطبی سی نہیں مگر یہہ قاعدہ محمد ابن الجزری سے نکلا چنانچہ بوف کی تین حرف

ب و ف پس اگر تین حرفون سی یا قبل میم ساکن ہوگی تو وقت ادا کی اظہار ہوئی ضمہ
کی سی کرینگے خواہ وہ میم جمع کی ہو خواہ افراد مثال بعضکم وفاحکم بینہم وبعضہم
باللہ وہم بالآخرۃ ولیکن خاص واسطی یا کی اختلاف بہت ہی اظہار مین
اور اخفا مین مگر قول اکثرین کا اوپر اخفا ہی کی ہی اور اخفا بہر لحاظ بہتر و افضل
ہی پہر باقی رہی بوف مین سی دو حرف واو اور فا انمین بلاشک
اظہار ہوئی ضمہ کی سی کری اور کہا بعضونی نیز ضمہ کی دینا چاہیئے مگر بنسبت
اور اظہار کی ان دو حرفونمین اظہار زیادہ کری مگر متحرک نہو جاوی مثال
واو کی اہواہم وحذرہم علیہم ولا الضالین واموالہم وامواتا مثال
فا کی فی طغیانہم وقم فانذر باب چھٹا بیچ بیان قلقلہ کی اور
اسکو لقلقہ بہی کہتی ہین پس قلقلہ کی معنی ہلانی کی ہین یعنی جنبش دینا
اور لقلقہ کی معنی سختی آواز کی ہین اور اسکے پانچ حرف ہین قطب جد
یعنی ق ط ب ج د پس تحقیق ان حرفونکا اوپر ساکن کے ہی پہر ساکن کی دو
صورت سکون بالوقف اور سکون بالجزم یعنی قلقلہ بالوقف اور قلقلہ بالجزم
مگر قلقلہ بالوقف کو ثابت کرتی ہین اور قلقلہ بالجزم کو آدہا مثال قلقلہ
در وقف ولا واق وعلیق وبرق وصراط ومحیط ولوط وعذاب وماکسبت
وازواج وفروج ومریج ومن ہاد وجدید واحد مثال قلقلہ بالجزم تینو حرکات
سی تقتلون واقرب ویطرحون اواطرحوہ ویجعلون والوابا وتجعلون

دیتهمّا و یدخلون و قد ضلوا پس مانند انکی جو جگہہ ہو قلقلہ کرتے ہین لسبب التباسکے یعنی تشبیہ ہوجاتی ہی بدون قلقلہ کی قاف کو کاف سے اور طاء کو تا اور باء موحدہ کو باء فارسی سے اور جیم کو جیم فارسی سے اور دال مہملہ کو تاء فوقانی سے بیچ ساکن کے مگر صفت قلقلہ کی یہی کہ اسکا ادا کرنا مشدد نہو جاوے مشدد ہو جانا قلقلہ مین بڑا عیب اور غلطی فاحش ہی اوسیبویہ اور مبرد نحوی کہتی ہین جو حرف شدیدہ کی ہین وہی حرف قلقلہ کی ہین لیکن جب قطع کئے یہہ آٹھ حرف ہوئے انہین سے پانچ حرفونکا بیان ہو چکا مع مثالونکی اور تین حرف باقی رہی ک ت ان تینو کی مثال یہہ ہی بالحق و ما ودّ و اصوات و اثرهوا و معدودات و تنمرکوا و بیت لکم اگر ہی پس ایسی جگہہ بھی قلقلہ کرتی ہین نزدیک بعضونکے لسبب سخت حرفونکے مگر ان تینو حرفون مین التباس ہرگز نہین آتا ہی باب ساتوان بیچ روم و اشمام اور اسکان کی یعنی کوئی وقف خالی نہین تین حال سے یا تو روم ہوگا یا اشمام ہوگا یا اسکان ہوگا چنانچہ در آخر اعراب وقف کی ہین کسرہ ہوگا تو روم ہوگا رَوْم کی معنی بیچ لغت کی کود نے کے ہین اور بیچ اصطلاح قرا کے یہہ ہین کہ حرکت اخیرہ کی تین حصّے کری انمین سے دو حصہ چھپا دے اور ایک حصہ ظاہر کری ساتھ آواز خفی کے مثل یوم الدّین و بالحق وفی الارض و باللیل اور اشمام اسکو کہتی ہین کہ در آخر اعراب وقفی کی ضمہ ہوگا تو اشمام ہوگا اشمام کی معنی بیچ لغت کی بو دینے کی ہین اور بیچ اصطلاح قرا کی چار وجہ اشمام کی ہین وجہ اول غنچہ کرنا دونو ہونٹون کا مانند پیش

کی اور بعد اسکا آگے آوازسے معلوم ہو مثل نستعین ہم الارض بائکم المفتون سمیع علیم عزیز حکیم مگر روم بھی بیچ ضمہ کی شامل ہی چاہئی روم کری چاہیے اشمام اسلئے اسکو اشمام مع الروم کہتی ہین اور قول سیبویہ کی ہی ہکم روم کا اوپر حرکات ثلاثہ کی ہی اور صفت روم کی یہ ہی کہ بہرہ بجانی اور اندھا جانجاوی اور صفت اشمام کی یہ ہی کہ بہرہ جانجاوی اور اندھا بجانی برعکس اسکے **وجہ دوم** دراشمام کہ خلط کرنا ضمہ کا بیچ کسرہ کے یعنی ارادہ ضمہ کا کری اور ادای کسرہ کی **مثال** قیل وغیض وسیق وجی وحیل وشی وسیئت نزدیک ابن عامر اور کسائی کے **وجہ سوم** بیچ اشمام کی کہ خلط کرنا زاء کا درمیان صاد کے **مثال** الصراط وصراط وصراطی وصراطک ومن اصدق ولیصدر الناس ویصدر الرعا نزدیک حمزہ کی **وجہ چہارم** خلط کرنا اختلاس کا بیچ اشمام کی کہ اسکو اشمام مختلس کہتی ہین اور اختلاس کی معنی اوچکلینی کے ہین یعنی ربودن حرکت **مثال** من لدنہ ومن لدنی یعنی دال کو آدہا جزم اور آدہا ضمہ نزدیک شعبہ کی مگر ادائی انکی مشکل ہی بدون بتلائی استاد لقہ کی نہین آتی اور اسکان اسکو کہتی ہین کہ حال حرکات سو وقوف علیہ کا یعنی حرکت اخیرہ کا نہ ظاہر ہو یعنی قطع اعراب خواہ فتح ہو خواہ کسرہ خواہ ضمہ اور اصل وقف یہی ہی کہ قولہ تعالی لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا وما جعل علیکم فی الدین من حرج مگر وقف مشددین روم نکریگا تو ایکحرف غارت ہوجائیگا **مثل** ولا جان وبالحق کیونکہ اصل اسکے مین دو حرف ہین اسواسطے روم کیا جملہ قرائی تو چاہیئی حرکت اخیرہ کی دو حصے چہپاو اور ایک حصہ ظاہر کرے

باب اٹھوان بیچ رموز قراء اور جاننے نام ومکان قراء

سبعہ مع راویان اوشان کہ قول تیسیر اور شاطبی کی سی مطابق احادیث
کی سات امام ثابت ہین اور ساتھہ ہر ایک کے دو دو راوی چنانچہ شعر

ابج ورش دہز قنبل حطی دوری کلم ابن ذکوان ہشام
نصع شعبہ حفص فضق خلف خلاد رست دوری ابوالحارث وصغن لکل

من المتنا العلاه یعنی مصرع پہلا وضع کیا مینی واسطے جملہ امامون بلند کی اور
یعنی پہلا مصرع ساتھہ لفظ سی مرکب ہے اور ہر لفظ مین تین تین حرف ہین تو پہلا
حرف واسطی امام کی اور دو دو حرف واسطی دو دو راوی کی چنانچہ ابج الف سے
امام نافع مدنی ب سی قالون ج سی ورش دہز دال سی امام ابن کثیر مکی ہ
سے بزی ز سی قنبل حطی ح سی امام ابو عمرو بصری ط سی دوری ی سے سوسی
کلم ک سے امام ابن عامر شامی ل سے ہشام میم سی ابن ذکوان نصع ن سے امام
عاصم کوفی ص سے ابو بکر ع سی حفص فضق ف سی امام حمزہ کوفی ض سے
خلف ق سی خلاد رست ر سی امام کسائی کوفی س سی ابوالحارث ت سی
دوری اور یہہ وہی دوری ہی جو راوی ابو عمرو کا تھا شعر این ہمان دوری است
کو راوی بوعمرو دان ہست آن اختر کہ می سازد قران اندر دو جا یا ب
بوان ہیچ تو ارنج جملہ قراء کے نافع مدنی وکنیت ابا رویم بن عبدالرحمن بن

ابی نعیم سولی اصبہ نقہ بن شعوب اللیثی پیدا لیش در سنہ ہفتاد ہجری کے اور در سنہ
ایکسو اُنسٹھ کے مدینہ مین وفات پائی اور قالون وکنیت ابا موسی اسمہ عیسی ابن مینا
اور قی پیدائش در سنہ ایکسو بیس کے اور بیچ سنہ دو سو بیس کے وفات پائی اور ورش کنیتہ
ابا سعید اسمہ عثمان بن سعید قبطی المصری پیدائش در سنہ ایکسو گیارہ کی اور در
سنہ ایک سو ستانوہ کی مصر مین وفات پائی و ابن کثیر ملی کنیت ابا معبد اسمہ
عبد اللہ التابعین مولی عمرو بن علقمہ کنانی پیدائش در سنہ پینتالیس کے اور در سنہ
ایکسو بیس کے مکہ مین وفات پائی اور بزی کنیت ابا الحسن اسمہ احمد بن محمد بن عبد اللہ
بن قاسم بن نافع بن ابی بزہ موذن مسجد الحرام و امام و مقرر و پیدائش در سنہ ایک
سو سات کے اور در سنہ دو سو اسی کے مکہ مین وفات پائی اور قنبل کنیت ابا عمرو
اسمہ محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن خالد بن سعید پیدائش در سنہ پچانوے کے اور در سنہ
دو سو چالیس کے مکہ مین وفات پائی اور ابو عمرو بصری و لقب زبان و قیل اسمہ یحیی
بن علا ابن عمارہ بن عبد اللہ المازنی خالص عرب عالی نسب پیدائش در سنہ اڑسٹھ
کے اور در سنہ ایک سو چوتو کے کوفی مین وفات پائی اور دوری کنیت ابو عمر اسمہ
حفص بن عمر بن عبد العزیز و دور نام قریہ موضع بغداد در سنہ دو سو چھیالیس کے وفات
پائی اور سوسی کنیت ابو شعیب اسمہ صالح بن زیاد بن عبد اللہ بن اسمعیل و سوس نام
قریہ دیا شہر ہے در سنہ دو سو دو کی خراسان مین وفات پائی اور ابن عامر شامی
و کنیت ابا عمران اسمہ عبد اللہ بن عامر بن یزید بن تمیم بن ربیعہ یحصبی در خلافت ولید

بن عبد الملک کے قاضی دمشق کا ہوا خالص عرب عالی نسب تھا پیدائش در
سنہ اکیس کے اور در سنہ ایکسو اٹھارہ کے دمشق مین وفات پائی اور سوائے
ابو عمرو بصری اور ابن عامر شامی کے سب صاحب مولی تھے اور ہشام کنیت ابا ولید
بن عمارہ بن نصیر بن ابان بن میسرہ قاضی دمشق پیدائش در سنہ ترپن کے اور
در سنہ دو سو پینتالیس کے وفات پائی اور ابن ذکوان کنیت ابا عمرو اسمہ عبد اللہ
بن احمد بن بشیر بن ذکوان القرشی الدمشقی پیدائش در سنہ تہتر کے اور در
سنہ دو سو بیالیس کے وفات پائی اور عاصم کوفی و کنیت ابا بکر التابعین بن
ابی النجود بن بہدلہ مادر اوست مولی نصر بن قعین الاسدی در سنہ ایکسو اٹھائیس
و قیل ایکسو ستائیس کے کوفہ مین وفات پائی اور ابو بکر اسمہ شعبہ بن عیاش بن
سالم الاسدی پیدائش در سنہ پچانوے کے اور در سنہ ایکسو چورانوے کے کوفہ مین
وفات پائی اور حفص کنیت ابا عمر بن سلیمان بن مغیرہ الاسدی پیدائش در سنہ
پچانوے کے اور در سنہ ایکسو نوے کے وفات پائی اور حمزہ کوفی کنیت ابا عمارہ بن حبیب
بن عمارہ بن اسمعیل پیدائش در سنہ اٹھاون کے اور در سنہ ایکسو چھپن حلوان
مین وفات پائی اور خلف کنیت ابا محمد بن ہشام البزار براء مہملہ پیدائش در سنہ
ایکسو پچیس کے اور در سنہ دو سو انتیس کے بغداد مین وفات پائی اور خلاد بن
خالد کنیت ابا عیسی در سنہ دو سو بیس کے وفات پائی اور کسائی کوفی کنیت
ابا الحسن اسمہ علی بن حمزہ مولی بنی اسد در سنہ ایکسو نواسی کے بیچ موضع رنبویہ کی وفات

از غایۃ القاری

پائی اور ابوالحارث اسمہ لیث بن خالد بغدادی در سنہ دوسو چار کی وفات پائی

اور دوری سمہٗ حفص بن عمر ذکر اسکا سابقہ ابو عمرو بصری کے اوپر گذر چکا از منہاج

و تیسیر و طیبہ و از شجرہ خود باب دسواں در اتصال قراءت تا جناب

آنحضرت رسالت مآب صلعم کہ قراءت نافع بر ابو جعفر قعقاع القاری

و او بر داؤد عبد الرحمن بن ہرمز و او بر شیبہ بن نصاح القاضی و او بر عبد اللہ مسلم

بن جندب القاضی و او بر ابو روح بن یزید رومان و اینہا از ابوہریرہ و ابن عباس

و عبد اللہ بن عیاش بن ابی ربیعہ و اینہمہ از ابی بن کعب و او بر رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم و قراءت ابن کثیر عبد اللہ بن سائب المخزومی الصحابی و او بر مجاہد بن

جبیر ابوالحجاج مولی قیس بن سائب و او بر درباس مولی بن عباس و او بر ابی بن

کعب و زید بن ثابت و او از حضرت جناب رسالت مآب صلعم قراءۃ ابو عمرو و

او بر جماعتی از اہل حجاز و اہل مکہ از مجاہد و سعید بن جبیر و عکرمہ بن خالد و عطا بن

رباح و عبد اللہ بن کثیر و محمد بن عبد الرحمن بن محیص و حمید بن قیس و بر جماعتی

اہل مدینہ از ابی جعفر یزید بن قعقاع القاری و یزید بن رومان و شیبۃ بن نصاح

و بر جماعتی اہل بصرہ از ابی الحسن البصری و یحیٰ بن یعمر و غیرہما و ایشان بر جماعتی

از صحابہ و او بر جناب سید الکونین صلعم قراءۃ ابن عامر و او ابوالدرداء و مغیرہ

بن شہاب المخزومی و مغیرہ بر عثمان بن عفان و عثمان و ابوالدرداء و او از

حضرت رسالت مآب صلعم و قراءت عاصم بر ابی عبد الرحمن اسمہ عبد اللہ بن حبیب

السلمی و ابو مریم اسمہ زر بن حبیش و اخذ عبد الرحمن از عثمان و از علی بن ابیطالب و ابی بن کعب و زید بن ثابت و عبد اللہ بن مسعود و او بر جناب رسالتمآب صلعم قراءۃ حمزہ از اہل جماعت بر ابو محمد سلیمان بن مہران الاعمش و محمد بن عبد الرحمن بن ابی لیلی قاضی و حمران بن اعین و ابو اسحاق السبیعی و منصور بن معتمر و مغیرۃ ابن مقسم و جعفر بن محمد صادق و غیرہم و اخذ الاعمش از یحیی بن وثاب و اخذ یحیی از جماعتی من اصحاب ابن مسعود و علقمہ و الاسود و عبیدۃ الخزاعی ابن نضیلۃ و زر بن حبیش و ابی عبد الرحمن سلمی و غیرہم و ابن مسعود و او ہمہ از حضرت رسالتمآب صلعم قراءت کسائی بر حمزہ و عیسی بن عمر الہمدانی و محمد بن ابی لیلی و غیرہم الا آنکہ مادۂ قراءۃ او از حمزہ بود و خواندہ است عیسی ابن حمزہ بر عاصم و اتصال الشان تا بحضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم از تیسیر و منہاج و نویری شرح طیبہ و شجرہ عالیہ خود فایدہ ان ساتون قراءت کو قراءت متواترہ کہتے ہین کیونکہ درمیان سبعہ کے حدیث متواتر ہین اور خاص انکی سلسلہ مین اجماع صحابہ جلیل القدر کا ہے ہی الحدیث انزل القرآن علی سبعۃ احرف الحدیث نزل القرآن فی سبعۃ ابواب و علی سبعۃ احرف چنانچہ ایکروز ہشام بن حکیم رض سورۂ فرقان پڑھتے تھے ناگاہ سُنا حضرت عمر رض نے اول سے آخر تک پھر سُنکر نہایت خفا ہوئی پھر کہا عمر رض نے جناب شریف سے کہ یا رسول اللہ آپکے روبروہی قرآن غلط ہوگیا کہ دیکھا مین ہشام بن حکیم کو سورہ فرقان پڑھتے کہ سراسر غلط پڑھتا ہی پھر بلایا آنحضرت صلعم نے ہشام کو پھر فرمایا پڑھ تو سورۂ فرقان جب وہ پڑھ چکے تو فرمایا ایسے ہی قرآن اُترا ہی پھر متعجب ہوئے

سے نہ پایا تو بھی پڑھا ای عمر سورہ فرقان کو جب یہہ پڑھ چکے تو پہر فرمایا اسی
طرح قرآن نازل ہوا ہی الحدیث ان ہذا القرآن انزل علی سبعة احرف فاقرؤا
ما تیسر منہ یعنی تحقیق یہہ قرآن نازل ہوا اوپر سات حرفوں کی یعنی سات زبانوں عرب
کے میں پس پڑھو تم جو آسان ہو تمکو اس میں سے اور زبان فصیح عرب کے سات ہیں قریش
ہذیل ہوازن اور طی اور یمن اور ثقیف اور تمیم پس یہانتک ساتوں طرح قراءت
کا بیان ہو چکا درست ہی تلاوت اور خاص بیچ نماز کی منکر اسکا کافر کیونکہ یہہ قراءت
متواترہ ہیں اور قراءة عشرہ کو قراءت مشہورہ بولتی ہیں درست ہی تلاوة اسکی مگر
اختلاف ہے نماز میں پڑھنا اور قراءة اربعہ عشر یعنی چودہ قراءت کو شاذہ بولتی ہیں
درست ہی جاننا اسکا اور نہیں درست نماز میں پڑھنا اور زیادہ اس سے جو کہے وہ
کافر ہی فایدہ کوئی یہہ گمان نکری کہ سات سے تا دس تلک حق ہیں اور چودہ
والوں کی قراءت مردود جیسیکہ بیچ خیال مولوی شرف الدین صاحب بہجری کے گذرا
اور کہا بیچ رسالہ شرف القاری کے بیچ سنہ ۱۱ کی شعر نازل قراء تا حق دس کہ ہی مشہور
قراءة جو سات ہ اس سے زیادہ جو کرے کافر ہو اس بات پس اس جگہہ غلطی
ہمارا کی شیخ فی موجب نشر و منہاج النشر وطیبة النشر فی قراءة العشر کے اور موافق
اتحاف در قراءت اربع عشر کی سی مگر اصل حقیقت یہہ ہے کہ سلسلہ صاحب قراءت سبعہ کا بہت
قوی اور اجماع صحابہ جلیل القدر کا ہی اتنا قوی صاحب قراءت عشر کا نہیں اور جتنا قوی
صاحب قراءت عشر کا ہی اتنا صاحب اربع عشر کا نہیں اور اصل اصول سب کے صحابہ کرام ہیں

قوله اسم ... لا تزغ قلوب قالوا وہم قل نعم
عند الهاء لانها اى اظهر الحاء
لان الهاء حرف حلق وذلك
اقويها ... حرف ضعيف والحاء
قوله فاصفح
مخرج واحد وان كان من
الحاء فى العين وكذا لا يجوز ادغام
ادغام الواو والمدة فى
نحو قالوا وهم ولا الياء
فى ياء بعد نحو فى يوم
الواو والليتة فانه لا خلاف فى ادغامها
فانه لا يجوز الا الادغام

ولیکن قراء سبعہ پر اتفاق صحابہ و ائمہ جلیل القدر کا ہے اور یہہ بھی فایدہ کہ بیچ حدیث
کی لفظ سبعۃ احرف آیا ہی سبعہ قرأۃ نہین مراد ہی مراد سات طرح اختلاف ہی اول
وجہہ مین اول یہہ کہ اختلاف حرکات کی بغیر تغیر لفظ کی مثل البخل بحرکات
دوم انکا اختلاف حرکات اور تغیر معنی مثال ان تقبل ... سیوم
انکا اختلاف حروف اور تغیر نقطہ اور تغیر معنی مثل یسیرکم کو ینشرکم پڑہنا جیسا چہارم
اختلاف حروف اور تغیر لفظ مثل صراط کو پڑہنا سراط پنجم اختلاف حروف اور تغیر
معنی مثل ننشزہا بہ زاء معجمہ و براء مہملہ ششم اختلاف تقدیم تاخیر مثل
قاتلوا و قتلوا و قتلوا و قاتلوا ہفتم اختلاف کم و زیادہ مثل وما عملت وما عملتہ
فایدہ اس ملک مین باعث شہرت قراۃ حفص کے کا یہہ ہی کہ امام اعظم اسمہ
نعمان کنیت بو حنیفہ شاگرد امام عاصم کوفی کے تہی اور عاصم نی تعلیم کیا بو حنیفہ
کو بروایت حفص کی کے پس اس ملک مین تمام صاحب مذہب حنفیہ ہین پیروی کی
امام اپنی کے اور یہہ دونو صاحب تابعی تہی تاریخ انکی اوپر حاشیہ کی موجود ہے

باب گیارہوان بیچ صغیر الادغام اور کبیر الادغام کی پس

ادغام اوپر تین قسم کی ہین متماثلین اور متجانسین اور متقاربین
پس متماثل اسکو کہتی ہین کہ جو دو حرف اکٹھی ہون ایک سی یعنی جو حرف پہلی آیا
تہا وہی حرف پہر آوی یعنی پہلا ساکن دوسرا متحرک جیسا کہ ادغام با کا بیچ با کی اور
تا کا بیچ تا کی اور دال کا بیچ دال کے اور عین کا بیچ عین کے اور ذال کا بیچ ذال کے

اور لام کا بیچ لام کی واجب ہے اور متجانس اسکو کہتی ہین کہ جو دو حرف متفق ہون
بیچ جنس کی یعنی ہم مخرج کی جیسی کہ ادغام دال کا بیچ تاء کی اور تاء کا بیچ دال کے اور ثاء کا
بیچ ظا کی اور ذال کا بیچ ظا کی ادر لام کا بیچ را کی اور قاف کا بیچ کاف کی واجب ہے
اور متقارب اسکو کہتی ہین کہ جو دو حرف کہتی ہون کچھ قرب مخرج کی سی اور موافق ہون
صفات سی یا مخالف جیسی کہ ادغام قد کا بیچ آٹھ حرفون کی اور اذ کا بیچ چھہ
حرفون کے اور لام ساکن کا بیچ نو حرفون کے جایز ہی اور اسکو بعضی ادغام کبیر کہتی ہین.
کیونکہ علاقہ اسکا مخارج کبیری سی ہی اور یہہ ادغام نزدیک عاصم کی نہین اب
مثال بیان کرتا ہون صغیر الادغام کی کہ جسپر سب قراء کا اتفاق ہی اور واجب ہے
مثال متماثلین کی فاضرب بہ وربحت تجارتہم وقد دخلوا لستطع
علیہ واذ ذہب وبل لنا وبل لکم اور ایک کلمہ مین بھی یوجہہ اور ایسی ہی
بیچ حرف لین کی مثال اتو ویجوین دلو لو واستغنی اللہ ثم اتقو وآمنوا
ثم اتقو واحسنوا وعصو وکانوا ایسی جگہہ ادغام واجب ہے ولیکن نہین ادغام
بیچ حرف مدہ کی مثل وما لوا وہم کفاروا آمنوا وعملوا ویا ددا والنصاری وفی
یوم وفی یومین وفی یوسف وقومی یعلمون بیچ ایسی کے ایسی جگہہ ادغام منع ہی
نزدیک قراء کی کیونکہ حرکت اسکے موافق ہی مثال متجانسین کی جہان جیسی
قد تبین واجیبت دعوتکما ویلہث ذلک واذ ظلموا وقالت طایفۃ وقل
ربی یہان تک سب قراء کا اتفاق ہی اور واجب ہے اور متجانس اور متماثل

درحقیقت ایک ہین سوال فسبحہ وسبحہ مین کوئی قاری ادغام نہین کرتا باوجودیکہ حا اور ہا ہم مخرج اور ہم صفات کیا باعث جواب کہ خاص بیچ حروف حلقی کے ادغام منع ہی قاعدۂ متجانس کے سبب دویم یہہ کہ دونو حرف ضعیف ہین باعث ہمس اور رخوہ کی سبب مگر بہ نسبت ہا کی حا قوی ہی جبکہ حرف مدغم قوی ہوا اور حرف مدغم فیہ ضعیف ہو تو ادغام نہین ہوتا سوال بسطت واحطت وفرطتم وفرطت ان چار لفظونکو سب قرائی صفت طا کی باقی کیون رکہی جواب کہ حرف طا بہت قوی ہی دو صورت سے مستعلیہ اور پہر مطبقہ اور تا ضعیف ہی جہت مہموسہ رخوہ کی سبب تو قوی نے طرف ضعیف کی پورا نجانے دیا مگر بجہت قرب المخرج کے طا کو تاسی جدا بہی نکری اور جدا کرنا بڑا عیب اور غلطی فاش تو چاہی طا کو منطبق کرکے سبکتر کرے اعتراض تو پہر بہی حکم الم نخلقکم مین چاہی کہ اسمین بہی قاف مستعلیہ ہی جواب اس لفظ مین اختلاف ہی کہا بعضونے اسمین بہی قاف کو استعلا کرکی ادغام کری کہ جسکو ادغام ناقص کہتی ہین مگر اوجلے اور افضل اکثرین قرا کا یہہ ہی کہ اسمین ادغام کامل کری اور صفت قاف کی دور کری کیونکہ قاف صرف مستعلیہ ہی برابر طا کی قوی نہین اور ترک وجوب کا آتا ہی اور ایسی ہی اختلاف ہی بیچ یابنی ارکب معنا کی مگر نزدیک امام عاصم کی بلاشک ادغام ہی اور یلہث ذلک اگر وقف کری تو ادغام نکری اور بیچ وصل کے ادغام ہی سوال کہ قل رب وبل ربکم ادغام اور اغفر لی واشکر لی فک ادغام کیا جہت جواب

کہ قل رب وبل طبعم مین اول لام ساکن ضعیف ہی اور پہر را مدغم فیہ قوی ہی جس
سی ادغام لازم اور واجب ہوا اور اغفرلی ان اشکرلی مین حرف مدغم یعنی را اول
ساکن قوی واقع ہوئی اور پہر لام مدغم فیہ ضعیف آیا پس جب کہ حرف ساکن قوی
ہو تو پہر ادغام نہین ہوتا اور ابوعمرو نے جو ادغام کیا ہی وہ جائز ہی قاعدہ متقارب
کی ہی واجب نہین **سوال** کہ اخذت واخذتم ولتخذت واخذتنا مین ابوبکر نے
ادغام کیون کیا کہ ذال کو ساتھ تا کی کچھ قرب نہین قاعدہ متماثل اور متجانس
سی **جواب** کہ اسجگہہ ابوبکر نی ذال کو ساتھہ دال کے بدل کرکے ادغام کیا ہی کہ دال و
تا ہم مخرج ہی **اعتراض** کہ پہر عذت وبذت مین کیون نہ کیا **جواب**
کہ اسجگہہ بدلنا نہین آتا تہا **اعتراض** حمزہ اور کسائی نے اسمین ادغام کیون
کیا **جواب** کہ انہون نے موافق قاعدہ متقاربین کے کیا بجواز **فایدہ**
فمن اضطر اور یضطر کو بیت سہو کے ادا کری کہ ادغام نہو جاوی کیونکہ ضاد کو ساتھ
طا کی کچھ قرب نہین **فصل کبیر الادغام** بجواز قاعدہ متقارب کے ہے اور
خلاف مذہب عاصم اور ابن کثیر اور قالون کی ہی چنانچہ ادغام دال قد کا بیچ
آٹھہ حرفون کے ج ذ ز س ش ص ض ظ مین **مثال** قد جاءکم وقد ذرءنا
ولقد زینا وقد سمعنا وقد شغفہا ولقد صرفنا ولقد ظلمک وقد ضلوا اور
ادغام ذال اذ کا بیچ چہہ حرفون کے ت ج ذ ز س ص مین **مثال** اذ تبرا اذ
جاءکم واذ زین واذ سمعنا واذ صرفنا اور ادغام تاء تانیث کا بیچ چہہ حرفون کے

بیان لام تعریف

لام تعریف کی تو در بیع
در حروف چہارده فاعلم
تا و ثا و دال و لام و نون شین
تا و طا و ظا و زا و سین چار
مثل والنجم والضحی والطور
دیگر الشان شد نشت خود مشہور
چون الف خارج است از مخرج
پس دران چارده کن ماشد
جایز ادغام را ہمی دانند
ہمچو القارعہ دگر والعصر
باز الہلم اعدہ والبصر
بیان لام

ث ج ز س ص ظ مین مثال رحبت ثم و نضجت جلودہم وخبت زدناہم وانبتت سبع وحصرت صدورہم وکانت ظالمۃ اور ادغام لام ساکن کا بیچ آٹھ حرفون کے ت ث ذ ز س ط ظ ن مین مثال بل تاتیہم وبل ثوب الکفار ویفعل ذالک وبل زین وبل سولت وبل طبع وبل ظننتم وبل نحن وہل ننبئکم اور اصل ادغام کبیر یہ ہے کہ دو حرف متحرک ہوں قریب مخرج کے یا ہمجنس ہوں تو پہلی حرف کی حرکت کو ساکن کر کے ادغام مع الروم کرتی ہین بجواز نزدیک سوسی کی بروایت ابوعمرو مثال الرحیم ملک فیہ ہدی واذ قال ربک واسمٰعیل ربنا واعلم ما ونحن نسبح وقیل لہم لذہب بسمعہم حیث شئتم وادم من ربہ انہ ہو ویستحیون نساءکم وکذلک قال اور ایک کلمہ مین بھی خلقکم ویرزقکم لیس ما سند اسکے بہت ہین مگر بعضی جگہ فک ادغام کرتی ہین اسکے چار شرط ہین کہ جو مدغم تا ضمیر متکلم کی ہو ویا ضمیر مخاطب کے ہو ویا مشدد ہو ویا منون ہو مثال کنت ترابا وافانت تسمع ومس سقر وسمیع علیم ایسی جگہ ادغام جائز نہین شعر اذا لم یکن تا مخبر او مخاطب او المکتسی تنوینہ او مثقلا اور ادغام بیچ ساکن کے نزدیک ابوعمرو اور کسائی اور ہشام کی بجواز جیسی ان تعجب فعجب وینب فاولئک ویغلب فسوف ونخسف بہم واورثتموہا اور نزدیک ابوالحارث کی یفعل ذالک اور نزدیک ابوعمرو کی واصبر لحکم وان اشکر لی واغفر لی فایدہ لام تعریف کا بیچ چودہ حرف کی اظہار ہوتا ہی درمیان حروف قمری کے اور چودہ مین ادغام ہوتا ہی درمیان حروف شمسی کے بالاتفاق جیسے کہا شعر

کوکب لام است ظاہر با قمر چون برآید شمس بنود جلوہ گر یعنی لام معرفہ کو ستارہ
گردانا اور اٹھائیس حرف کی مثل القمر و الشمس یعنے لام تعریف کا بیچ چودہ حرفون کے
ادغام ہوتا ہی کیونکہ شعاع شمس کی چھپا لیتی ہے ستارہ کو پس وہ حرف یہہ ہین
التاء الثاء الدال الذال الراء الزاء السین الشین الصاد الضاد الطاء الظاء
اللام النون مثال التکاثر و الثمرات و الدہر و الذہب و الربوا و الزبر و السماء
و الشمس و الصدور و الضحی و الطور و الظالم و اللیل و النور اور باقی سب قمری مثل
الامر و البصر و الجبال و الحاقہ پس اسکو قمری سے واسطے کہتے ہین کہ اسمین لام معرفہ
ظاہر ہوتا ہی یعنی قمر ستارہ کو چھپا نہین سکتا باب بارواں بیچ پر اور زبار
کی جنکو تفخیم اور ترقیق کہتے ہین پس جاننا چاہیئے کہ لام پر کسی وجہ نہین
ہوتا ہی مگر لام اسم جلالہ کا بلکہ وہ بھی ساتھہ کسرہ کی باریک ہوتا ہی کیونکہ
اصل لام کی باریک ہی اور اصل راء کی پُر شعر اصل را گفتہ اند تفخیم است
ترقیق لام اصل تسلیم است مثال لام پُر کی یعنی مفخم ساتھہ فتحہ اور ضمہ کے اللہ
و اللہم بہ تشدید میم و تاللہ و ذکروا اللہ و اطیعوا اللہ و یرحم اللہم پس الیسی جگہہ
پُر پڑہتے ہین اور ما واللہم عن قبلتہم و ماللعنون باریک کیونکہ یہہ الفاظ
اسم جلالہ سی نہین ولیکن ورش سوای لام جلالہ کی بھی پُر کرتا ہی بہ شرط اگر
ما قبل لام کی صاد ہو و یا ظا ہو و یا طا واقع ہو مثل الصلوۃ و صلوتہم و صلوتی
و صلاتک و ظلموا و ظل و الطلاق و مطلع پس سوای ورش کے اور سب قرا لی

باریک پڑھا مثال لام باریک کی جسکو مرقق کہتی ہین ساتھ کسرہ کے مثل من ذکر
اللہ وخشیۃ اللہ وفی آیات اللہ وباللہ وللہ وقل اللہم وقل اللہ فصل راء
تفخیم جانا چاہیے کہ راء ہر صورت سی پر ہی کیونکہ اصل راء کی تفخیم ہی مگر زیر سے باریک
مثال پر کے ساتھ فتحہ وضمہ کی مثل رزقناہم وربطنا وربہم ورسلنا وقرو
وقرونا وبصر ویبصر وینذرون وینظر ویحشرون ویحشر ویبصرون وینصر
مثال پر کی ساتھ جزم اور تنوین کی مثل مریم وقریۃ وبین المرء وقرانا واربع
وفرقانا ومرجعکم وغفارا وبرزقکم وکفارا وبصیر وخبیر وبغیر وخف مثال پر
کی ساتھ وقف کی کالفجار والانہار واصحاب النار ونذر وصدور وامور
وامر واجر وصبر وشہر وصفر وقدر وفجر وخسر لیس انجلہ پر پڑھتے ہین بیچ وقف
کی کیونکہ درمیان وقف کی حرکات ماقبل کے کو لیتی ہین اور بعضی قراء حرکت
مابعد کی بھی لیتے ہین برعایت روم کی مگر یہہ قول قوی تر نہین سوای دو رہی کی
مگر ایک لفظ مین اکثر قراء متفق ہین بیچ سورہ فجر کے واللیل اذا یسر کیونکہ اصل کی
یسری تہی بسبب محذوف ہونی یاء کی باریک بہتر ہی بیچ وقف کی الضاً خیر و
صغیر والطیر والتیسیر ان چارون لفظ کو باریک پڑھنا چاہیے بیچ وقف کی کیونکہ
ماقبل راء وقفی کے یا ساکن ہی یا حکم کسرہ کا رکھتی ہے یعنی یا ہر کسرہ وکسرہ سے
ہی ایضاً باریک بصیر خبیر قدیر بکبیر کثیر فقیر لیس اسی بھی باریک پڑھے
ہین بیچ حالت وقف کی اور بیچ وصل کے عمل کرتے ہین اوپر حرکات آخرہ کی مگر سوای

فائدہ ایک قاعدہ ورش کا

ورش کے کیونکہ قاعدہ ورش کا یہہ ہی اگر را متحرک سے پہلے یا ہو و یا کسرہ تو باریک پڑتا ہی خواہ وقف ہو خواہ وصل ایضاً مصر و عین القطر میں اختلاف کیونکہ پہلی را ساکن ہی کی حرف استعلا کا آیا تو پر پڑھنا چاہیے مگر یہہ قول معتبر نہیں کس واسطے اگر بعد را ساکن کے حرف مستعلیہ ہوتا تو پر ہوتا پس باریک پڑھنا چاہیے مانند السحر و حجر و بکر کی مگر کہا بعضوں نے کہ مصر میں پڑ اولی کہ موقوف علیہ اسکی مفتوح ہی اور عین القطر میں باریک اولی کہ موقوف علیہ اسکی مکسور ہی اور کہا صاحب مرغوب القاری نے کہ نسخہ کو پر پڑھنا چاہیے کہ را درمیان دو حرف استعلا کی واقع ہوئی پس یہہ قول اسکا غلط ہی کیونکہ یہہ حکم واسطے را ساکن کے ہی نہ واسطے متحرک کے حکم را ساکن تفخیم باوجود کسرہ ماقبل کہ وہ سولہ جگہ پر ہی اور پر تین وجہ کی وجہ اول بسبب حرف استعلا کے چودہ جگہ پر ہی ارصاد و مرصادا و لبالمرصاد و قرطاس و فرقۃ کیونکہ بعد را ساکن کے حرف مستعلیہ واقع ہوا پس را بذات خود تفخیم ہی دوسری قوت دمی حرف مستعلیہ نے بجہت دوہری قوت کی عمل کسرہ کا اٹھہ گیا اور چھٹی یعنی ائتلاف درمیان شعرا کی بیچ لفظ فرق کی کیونکہ را ساکن درمیان دو کسرہ کی واقع ہوئی کہ پہلی فا کو کسرہ تہا اور پہر قاف کو کسرہ مگر حکم پر کا اولی ہی ولیکن یہہ قاعدہ اوپر ایک کلمہ کے منحصر ہی اگر را ساکن درمیان دو کلمہ کے ہو باوجود حرف استعلا کے تو وہ ہرگز پُر نہیں ہوگی مثل فاصبر صبراً و فاندر قومک وجہ دوم

ابیات فارسی در ...

بکسرہ عارضی کے ساتھہ جگہ پرھی اٰنِ ارتبتم دو جگہ مَن ارتضٰی وَاَمِ ارتابوا اور ایک کلمہ ہی
ارجع وارجعوا وارجعی کیونکہ کسرہ عارضی اتنی قوت نہین رکہتا جو باریک کر سکے
اس جہت سی کہ اصل را کی تفخیم ہی اور ماقبل را کی ہمزہ وصلی آیا اور وصلی کے کچھہ حقیقت نہین
اس سبب سے را اپنی اصل پر رہی اور اگر ماقبل را ساکن کے اسیطرح سی ہمزہ اصلی ہو تو باریک
نزدیک جمیع قراء کی مثل اولی الاربۃ وجہ سوم ساتھہ کسرہ منفصلہ کی تین جگہ پر ہی الذی
ارتضٰی ورب ارجعون ورب ارحمہما اور منفصلہ کے معنی دور کی ہین یعنی کسرہ دور پڑا را ساکن
سی کیونکہ درمیان اسکی حرف ہمزہ وصلی حایل ہی اسی سبب سے عمل کسرہ کا اوٹھہ گیا اور را اپنی
اصل پر رہی اور سوای اسکی سب باریک ہین مثل لشرذمۃ وفرعون ومریۃ والاربۃ اور اگر
را ساکن بہ تشدید ہو تو ملاحظہ کرے اوپر حرکات اخرہ اوسکی کے اگر آخر اوسکی
کسرہ ہو تو باریک مثل شرٍّ وبالبرِّ وفی الحرِّ اور اگر را مدغم فیہ مفتوح یا مضموم
ہو تو پُر ہوگا مثل سرًّا واسرّوا وفرّوا ولیس البرّ ولکن البرّ اور را اگر
وافق اوسکا بہ تشدید ہو تو ملاحظہ کرے حرکات ماقبل اوسکی کو اگر ماقبل
اوسکی کسرہ ہو تو باریک مثل مستنفرہ ومستمرہ اور اگر ماقبل اوسکی فتحہ ہو
یا ضمہ تو پُر مثل اذّ ہا وامرّ یا

باب تیرہوان بیچ بیان امالہ کی

پس معنے
امالہ کی مایل کرنا زبر کو طرف زیر کی کہ ہندی مین اسکو لٹکانا کہتی ہین
پھر امالہ کی دو صورت امالہ محضہ اور ایک امالہ بین بین چنانچہ امالہ محضہ کو
امالۃ الکبری اور امالۃ التامہ اور امالہ محضہ اور اضجاع بہی کہتے ہین اور امالہ
بین بین کو امالۃ الصغری اور امالۃ بین اللفظین بہی کہتے ہین تو جانا

بین بین چنانچہ محضہ سی مراد میل دینا فتح کو طرف کسرہ کی نہ عین کسرہ مگر قریب
ہو کسرہ سی اور امالہ بین بین اور بین اللفظین سے مراد مائل کرنا فتحہ کو طرف
کسرہ کی نہ عین کسرہ مگر یہہ قریب ہو فتحہ سے یعنی امالہ کبرے قریب کسرہ کی
اور امالہ صغری قریب فتح کی مثال امالہ راہٗ وفراہٗ وادریک وادریکم وہار
والٓر والمٓر وحم وطٰہٰ وکٓہٰیٰعٓصٓ ومکانًا سُوی واَن یُترک سُدی
ونَا بجانبہ ورای الشمس ورای القمر وان رَاہُ استغنی وکلا بل
ران نزدیک ابوبکر شعبہ وحمزہ وکسائی وغیرہ کی مگر بروایت حفص کے
ایک ہے جگہہ امالہ ہی بیچ سورہ ہود کی بسم اللہ مجریہا ومرسہا مگر بڑی
کثرت امالہ کی امام حمزہ اور امام کسائی کے ہے کہ اصل مذہب انکا اوپر
امالہ کی ہے اور اصل مذہب ورش کا امالہ بین بین ہے بلکہ امام کسائی
ہائے تانیث میں بہی ساتہہ وقف کی امالہ کرتے ہیں بشرطیکہ ماقبل اوسکے
کسرہ ہو یا یار ہو جیسیکہ نعمۃ ورحمۃ وجنۃ وربوہ وقیمۃ
وخاطئۃ واخرہ وملئکۃ ومشرکۃ ؛ وفاکہۃ وآلہۃ وبصیرہ
والشہادۃ غرضکہ یہہ امالہ منحصر ہی اوپر چار حرفوں اکہر کی یعنے
ذکت ہ ت چنانچہ شعر شاطبی لعبرۃ مائۃ وجہۃ ولیکۃ وبعضہم
سوا الف عند الکسائی میلا پس موجبات امالہ کی چہہ ہین اور موانع اسکی آتہہ
حرف ہین اور تفصیل اسکے بڑی ہے اور مجکو اختصار منظور ہے مگر کچہہ حال اوپر حاشیہ کی

زیادہ لکھا ہے باب چودھوان بیچ بیان تبدیل اور تحقیق اور تسہیل کے جانا چاہئے کہ ہمزہ حرف ثقیل ہے پس اسمین بڑی ردکد اور بحث مباحثہ ہے یعنی جسوقت کہ دو ہمزہ اکٹھی ہونگی تو اوسمین تحقیق ہوگی یا تبدیل ہوگی پس تحقیق کے معنی حقیقت کہولدینا دونو ہمزہ کی برابر اور تبدیل ابدال کے معنی بدل کرنا ہمزہ ثانیہ کو ساتہہ الف کے اور تسہیل کے اور تلیین کے معنی نرم ہین یعنی نرم کرنا ہمزہ ثانیہ کو مانند الف کے یعنی تسہیل درمیانہ ہے تحقیق اور تبدیل کا مثل آلئٰن دو جگہ والذاکرین دو جگہ وآللہ دو جگہ پس ان چھہ جگہ مین تبدیل اور تسہیل دونو جایز ہین نزدیک جملہ قرا کی مگر تبدیل اولی ہے اور اصل اسکے ءالٰن ءالذکرین ءاللہ ہے دو ہمزہ سے تو بدلا ہمزہ ثانیہ کو ساتہہ الف کی اور ایسی ہی سا تو ان ہی نزدیک ابو عمرو کی ماجئتم بہ ءالسحر ط اور ایسی ہی قل اؤنبئکم کہ بدلا ہمزہ ثانیہ کو ساتہہ واو کی بسبب ضمہ کے کہ ضمہ اخت واو ہے اور قل ائنکم مین بدلا ہمزہ کو ساتہہ یا کی بسبب کسرہ کی کہ کسرہ اخت یا ہے اور ایسی دو ہمزہ متفق ہونگی بیچ دو کلمہ کے تو ابو عمرو بصری ساقط کرینگے ہمزہ اولی کو ساتہہ مد کی مثل جاء امرنا وجاء اشراطہا جیسکہ کہا شعر واسقط الاولی فے اتفاقہما معا ؛ اذا کانتا من الکلمتین فتی العلا ؛ اور ایسی جگہ ورش اور قنبل ساقط کرینگے ہمزہ اخری کو اور کبھی یہہ بھی ہوگا کہ دونو ہمزہ گرائی جاوینگے صرف مدہی مین بدل دینگے دونو ہمزہ کو جیسکہ کہا شعر والاخری کمد عند ورش وقنبل ؛ وقد قیل محض المد عنہا تبدلا ؛ اور ایسی ہی نشاء وصبناہم کہ بدلا ہمزہ اولی کو ساتہہ واو کی اور حرکت ہمزہ کی واو کو دی اور ایسے ہی قال فرعون ءامنتم بہ اور النشور ءامنتم نزدیک قنبل کے اور جسکو تسہیل کہتی ہین اسکو تلیین کہتی ہین

اور معنی تسہیل وتلیین کے نرم اور آسانی کے ہین حال آنکہ ادائی اسکے بہت مشکل ہی بدون استاد ثقہ کی نہین آتی اور وجوہات اسکی پندرہ سی لکہا جو بیس تک ہین نزدیک امام حمزہ کی چنانچہ تسہیل مع المد اور تسہیل بغیر المد اور تسہیل مع الفصل اور تسہیل بغیر الفصل اور تسہیل مع الادخال اور تسہیل بغیر الادخال وغیرہ پس موافق انکی ایک جگہ حفص نے بہی تسہیل بغیر المد کی ہے بیچ سورہ فصلت کی ءَ اعْجَمِيٌّ وَّعَرَبِيٌّ بلکہ اسجگہہ کہا شارح شاطبی کے تی کہ اس لفظ مین حفص باہر نکلا مذہب اپنی سی کیونکہ بیچ مذہب اسکے تسہیل نہ تہی چنانچہ شعر وحققہا فی فصلت صحبۃ ءَ اعجمی والاولی اسقطن لتسہلا ؛ قولہ ءَ اَعْجَمِيٌّ اسمین چار حکم یعنی صحبہ سے مراد حمزہ وکسائی وابوبکر کے پڑہا انہونے اسکو بالتحقیق ہمزتین اور ساقط کیا ہمزہ اول کو ہشام نے یعنی پڑہا اسنے بالاخبار ساتہہ رمز لام لتسہلا اور پڑہا حفص اور ابن ذکوان نے بالتسہیل بغیر مد اور پڑہا ابو عمرو اور قالون نے بالتسہیل مع المد اوپر اصل انکے اور پڑہا ابن کثیر اور ورش نے بروایتین یعنی مع المد اور بغیر المد فصل نقل حرکت یعنی ایک نقل ہے اور ضد اسکی سکت مثال سکت قد افلح وفی الاخرۃ وفی الارض ومنہ الانہار یعنی سکوت کرنا ما اوپر جزم کی کما حفہ مثال نقل کے ہے کہ گرا دینا ہمزہ کا اور حرکت ہمزہ کو ماقبل کو دینا چنانچہ قدفلح وقلاخرۃ وقلرض ومنہ لنہار ویوملاخرۃ وادا خلو لا ؛ شیاطینہم واذا خذنا مثال تنوین عذاب نلیما وعذاب نلیم ومن یام تخرو مبین لن ن اعبد اللہ ومن خطبۃ النساء لو کنتم یہہ سب نزدیک ورش کے مگر ایک جگہ حفص نے بہی نقل کے ہی موافق جملہ قرا کی بئس الاسم الفسوق اور ایک ہی جگہ اشمام لفظی کہا حفص نے بیچ یوسف کے لا تامنا علی یوسف کیونکہ اصل

اسکی لاتامنا تھی دونون سے تو نون مضموسہ کو ادغام بیچ نون ثانی کے کرکے اشمام
بوئے ضمہ کے سے پڑھا مگر اولی اخفا ہی یعنے نصف اظہار و نصف ادغام نزدیک جملہ قراء کے
شعر غیابات فی الحرفین بالجمع نافع ۞ وتامننا للکل یخفی مفصلا ۞ وادغم مع اشمام
البعض عنهم ونرتع ونلعب یاء حصن تطولا ۞ یعنی غیابت ہر دو را با الف خوانده است
نافع وتامننا جمیع قراء اخفا خوانده است وادغام مع اشمام ہم خوانده بعض قراء مگر یہہ
سب قاعده منحصر ہین اوپر سننے استاذ ثقہ کے اور ایک ہی جگہہ صلہ کیا حفص نے
خلاف قاعده انکے ویخلد فیہ مہانا اور دو لفظ اوپر اصل کے رکھی حفص نے بما عاهد
علیہ الله در فتح دوسرا وما انسانیہ در کہف کیونکہ در اصل اسکے ضمہ ہے اور سواے
حفص کے سب قراء نے کسره پڑھا بسبب جوار یاء کے اور دو لفظ مستثنی ہین واسطے
جملہ قراء کے یعنی قال النار مثوئکم در انعام دوم قال الله علی ما نقول وکیل در یوسف تو
چاہیئے ان دو لفظ مین لام کی زبر کو مخفف کرکے پہر حرف مدغم فیہ کو نغمہ دیوے
تاکہ معلوم ہو کہ مقدر مین انکی قال الله النار مثوئکم ہے اور دوسرا قال یعقوب الله
علی ما نقول وکیل ہے از درۃ الفرید وخلاصۃ الوقوف ومدلل و سجاوندی یعنی قال النار
بغلظ الصوت علی النار اشارة الی ان النار مبتداء بعد القول ولیست فاعلة و
قال در یوسف قال الله بعضکم یسکت بین قال واسم الله لان المعنی قال یعقوب الله
علی ما نقول وکیل عن ان السکتة تفصل بین القول والمقول وذلک لا یجوز فان الان
ان یفرق بینهما بالصوت فیفصل بقوة النغمة اسم الله باب پندرهوان

پیچ بیان ہاءِ کنایہ یعنی ہاءِ ضمیر کے پس ہاءِ ضمیر کے اسکو کہتے ہین جیسے کہ مالہ وامرہ وربہ اور حرکت اسکے کو اشباع اور صلہ بھی کہتے ہین یعنی اشباع اور صلہ کے کھینچی اور پیٹ بھریکے ہین یعنے پیٹ بھرنا ہاءِ مضمومہ کا ساتھہ واو کے اور ہاءِ مکسورہ کا ساتھہ یاءِ کے اور پہچان اشباع کی یہہ ہے اگر ماقبل ہاءِ ضمیر کے حرف متحرک ہوگا تو اشباع ہوگا مثل قلہ وربہ اور جو ماقبل ہاءِ ضمیر کے ساکن ہے تو صلہ ہوگا مثل عنہ ومنہ وعلیہ وجعلناہ وانزلناہ واتاہ وخذوہ وفعلوہ مگر ابن کثیر بلا تفریق سبکو صلہ کرتا ہے ہاءِ کنایہ کے مثل عنہ ومنہ وانزلناہ وفعلوہ وتیمنوہ واجتبیہ واخیہ وتخیہ والیہ تو اس سبب سے حفص نے بھی ایکجگہہ موافق ابن کثیر کے پڑہا ویخلد فیہ مہانا اور اگر بعد ہاءِ ضمیر کے ہمزہ آویگا تو مد بھی ہوگا مثل بہ ان اراد وامرہ الی اللہ ولہ اسلم اور اگر بعد ہاءِ ضمیر کے حرف ساکن آویگا تو کوئی قاری صلہ نکریگا مثل علیہ الموت ومنہ الماء مگر موافق اسکے پانچ جگہہ اشباع نہین ہے یکی درہو دیا شعیب ما نفقہ کر اسجگہہ کسی قراءت مین صلہ نہین کیونکہ یہہ ہاءِ ضمیر کے نہین اصل لفظ کلمہ کے ہے دوم در زمر یرضہ لکم لیکن یہہ ہاءِ ضمیر کے ہے مگر اصل کی یرضاہ تھی تو پھر الف کو حذف کیا واسطے فصاحت کلام کے پھر بلحاظ اصل کے تمکلین یرضہ یعنے قصر پڑہا نافع وعاصم وحمزہ نے او صلہ کیا ابن کثیر وابن ذکوان اور کسائی نے اور ساکن کیا دوری نے اور تین جگہہ یہہ ہین یلقہ وتلقہ اور فوالکہ یہہ بھی تینو ہاءِ اصل نفس کلمہ کے ہین کسی قاری نے صلہ نہین کیا باب سولوان در بیان

مدّات مع الف قصر و اثبات کے کہ اقسام مدّات کے اوپر سترہ قسم کے ہین ان مین
سے نو قسم پر سب کا اتفاق ہے اور باقی مختلف اور منشا مدکا اوپر حرف علت کے
ہی اور حرف علت کے تین حرف الف اور واؤ اور یا تو الف ساکن ماقبل اپنے
فتحہ چاہتا ہی کہ وہ ہمیشہ ساکن ہی ہے اور واو ساکن ماقبل اپنے پیش چاہتی ہے اور یا
ساکن ماقبل اپنے کسرہ چاہتی ہے اور بعد اسکے ہمزہ ہو جب مد ہو گا مثل
شاء و جاء و سوء و سیٔ و جیٔ اور اگر اس سے خلاف ہو تو مد نہو گا مثل الفوا
اٰباءہم والقوا الیکم وسواٰتکم وکہیئۃ الطیر و بنا ابنی آدم مد جائز نہین
سوا ای ورش کے فایدہ جسکو حرف علت کہتے ہین اسیکو حرف مدہ اور
لین بھی کہتے ہین مگر اتنا فرق ہے جسمین حرکت موافق ہو اسکو تو مدہ کہتے ہین جیسے
ساء و سوء و سیٔ اور اگر واو ساکن یا یاء ساکن سے پہلے زبر ہو تو اسکو لین کہتے
ہین جیسے کہ سوءۃ و شیٔ اور بلکہ حرف علت کے چار ہین چنانچہ مصرعہ شاطبی کما
الالف الهاوی و آواه لعلة مگر ہمزہ بہتر و ہمیہ ہی کا ہی بصورت الف گاہی
بصورت واو گاہی بصورت یاء گاہی بصورت نود اور یہ ہمزہ نہایت سخت ہے
اسی سبب سے اسپر تشدید نہین آتی اور نہ اکثر اسکو گنا حرف علت مین **فصل** اقسام
مدات مد تمکین مد اصل مد بدلیہ مد فصل مد سکون عارضی مد سکون وقفی مد
سکون لازمی مد سکون مدغمی مد منقلب یہانتک نو قسم ہوین انپر سب
قراء کا اتفاق ہے مگر ابن کثیر اور سوسی نے مد فصل کو قصر پڑھا باقی مد مختلف یہ ہین

مد تعظیم کہ اختلاف جملہ قراء کا اور مد مبالغہ نزدیک ابن کثیر کے اور مد حجز نزدیک ابوعمرو کے اور مد ردم و مد مبدل و مد شبہ مبدل و مد امعان یہہ چارون نزدیک ورش کے اور مد عوض نزدیک سوسی کے **قسم اول** وہ کہ بعد حرف مد کے جو ہمزہ بیچ کلمہ کے آوے **مثل** اولئک و خائفین و عائدون اسکو مد تمکین کہتے ہین کیونکہ ہمزہ نے بیچ وسط کلمہ کے قرار پکڑا اور معنی تمکین کے قرار پکڑنے کے ہین **قسم دوسری** وہ کہ بعد حرف مد کے جو ہمزہ آخر افعال مین آوے **مثل** انشاء وسوء و جیء اسکو مد اصل کہتے ہین کیونکہ یہہ ہمزہ اور حرف مد اصل کلمہ کا ہے **قسم تیسری** وہ کہ بعد حرف مد کے جو ہمزہ آخر اسماء کے آوے **مثل** دعاء و زکریاء اسکو مد بنیہ اور مد مبنیہ بہی کہتے ہین کیونکہ واضع نے اس اسماء کو ممدود بنا کیا ہے پس یہہ تینون قسم مد متصل کے ہین بحکم واجب متفق علیہ **قسم چوتھی** وہ کہ حرف مد اور ہمزہ درمیان دو کلمہ کے آوے **مثل** انا الیکم و مالی ادعوکم و قالوا انا الیکم و فی امرنا و لا اسلم اسکو مد فصل اور منفصل بہی کہتے ہین کیونکہ حرف مد کلمہ اول مین اور ہمزہ کلمہ دوسرے مین اور اسکو مد بسط بہی کہتے ہین کیونکہ یہہ مد بچہا ہوا درمیان دو کلمہ کے ہے اور یہہ مد جائز ہے کیونکہ اگر ایسی جگہہ مد نکرے تو ہمزہ فوت نہین ہوتا باعث کلمہین کے اسیواسطے ابن کثیر اور سوسی اس مد کو قصر کرتے ہین **قسم پانچوین** بعد حرف مد کے حرف ساکن آوے اور سکون اسکا عارضی ہو بسبب

وقف کے مثل کالفجار والامور وخبیر ویسجدان وتستقین ولاواق وعلیق

وفروج ومریج وملیب ومن ہاد والعزیز ولوط ومتاع وبلاغ والنہار وسموم

ومن وال اسکو مد سکون عارضی کہتے ہین کیونکہ سکون اسکا باعث وقف کے

ہی اگر وقف دور کرو تو ساکن نرہی نہ مد ہووے اسیواسطے اسمین تین حکم ہین طول

توسط قصر پس طول بسبب التقاء ساکنین کے اور توسط بسبب رعایت جانبین

کے اور قصر بسبب سکون عارضی کے مگر نزدیک اکثرین کے طول اولی ہے

قسم چھٹی وہ کہ بعد حرف لین کے جو حرف ساکن ہو درمیان وقف

کے مثل شئ وموت والصیف وخیر ومایتین ودابتین اسکو مد وقفی اور

عارضی بھی کہتے ہین اگرچہ خلاف حرکت ہی مگر بسبب حرف علت اور التقاء

ساکنین کے مد چاہیئ اور کہا بعضون نے کہ اسمین دو حکم ہین توسط اور قصر

مگر اسمین بھی طول اولی ہے فائدہ مگر یہ وقف مثل شرکاء والسفہاء وبالفحشاء

وما لنشاء کی بالاتفاق مد طویل ہے کیونکہ منشا اس مد کا اوپر وقف کے نہین یہہ

بیچ اصل کلمہ کی قسم ساتوین مد سکون اصلی الٓمٓ والٓرٓ والٓمٓرٓ وطٓسٓمٓ و

طٓسٓ ویٓسٓ وحٓمٓ وصٓ وقٓ ونٓ وکٓہٰیٰعٓصٓ عٓسٓقٓ پس اسکو مد سکون اصلی اس

واسطے کہتے ہین کہ سکون اسکا باعث وقف کے نہین اور اسکو مد لازمی اور

مد فواتح اور مد مشبع اور مد مخفف بھی کہتے ہین پس مد فواتح اسواسطے

کہتے ہین کہ یہہ اوپر شروع سورہ کے آتی ہین اور فواتح بمعنی شروع کے ہین اور

مد مشبع اسواسطے کہا کہ معنی اشباع کے کھینچنی اور پُر کرنے کے ہین کہ یہہ حرف شکم پُر ہین ساتھہ حرف علت

کی اور کھینچی گئی واسطے رفع ساکنین کے اور مدلازمی اسواسطے کہا کہ درمیان اسکے جدا لازم ہوا ہے

سبب حرف علت اور التقاء ساکنین کے اور مد مخفف اسواسطے کہا کہ درمیان اسکے مشدد

نہین مگر باعث حرف علت اور التقاء ساکنین کے مد کیا **قسم** آٹھوین جو بعد حرف

مد کے حرف مدغم آوی مثل دابۃ وتامرونی وکافۃ ولا الضالین اسکو مد سکون مدغمی اور مد عدل

اور مد شد کہتی ہین پس مد سکون مدغمی اسواسطے کہا باوجود سکون اصلی کے پہر مدغم ہوا اور مد عدل

اسواسطے کہا کہ عدل کی معنی برابر کرنی کی ہین اور اسکو بسبب اجتماع ساکنین کے ساتھہ حرکت

برابر کیا **قسم** نوین وہ کہ بعد ہمزہ مبدل کے جو ساکن آوی تو یہہ تمام قرآن مین چہہ جگہہ

ہین دو آلئن یونس مین دو آلذکرین انعام مین دو آللہ ایک یونس اور ایک نمل مین

ان چہون جگہہ مین تسہیل بھی جائز ہے نزدیک جملہ قراء کی مگر ابدال اولی نزدیک جملہ قراء کے

اور ساتوان اور بھی ہے وہ خاص نزدیک ابو عمر کے ہے یعنی ءآلسحر ان سبکو مد مبدل

اور مد منقلب اور مد فرق بہی کہتی ہین کیونکہ اصل اسکے دو ہمزہ سی ہے یعنی ءآلئن ءآلذکرین

ءآللہ ءآلسحر تو ہمزہ ثانیہ کو بدلا الف سی اسواسطے منقلب اور مبدل کہا کہ معنی منقلب

و مبدل کے بدل گئی گئے ہین اور مد فرق اسواسطے کہا کہ یہہ مد فرق کرنیوالا درمیان

ہمزہ ثانیہ کے ہے شعر وان ہمز وصل بین لام مسکن ۔ وہمزۃ الاستفہام فامدد

مبدلا **قسم** دسوین مد تعظیم ہے نام اللہ کے مد کرتی ہین اور اسکو مد تعظیم

اسواسطے کہا کہ بیچ نام اللہ کے کوئی منشاء مد کا نہین مگر صرف واسطے تعظیم نام

جلالہ کی مد کیا مگر نزدیک اکثرین کی یہہ مستحسن و معمول نہین اور کہا بعضون نے کہ یہہ
مد ثابت ہی نص قرآن سے قولہ تعالی الکلمۃ اللہ ہی العلیا جواب کہ اس آیۃ سے
مد ثابت نہین ہوتا کیونکہ یہہ خدای تعالی نے بیچ مقابلہ کلمۃ الذین کفروا السفلی
کی فرمایا کہ کلمۃ اللہ ہی العلیا یعنی کلام کفار کا نیچا ہوا اور کلام خدای تعالی کا بلند
پس مد پایا گیا اور تعظیم خدای تعالی کی ہمارے دل مین محلوی منحصر مد پر کیا ہی اعتراض
کہ اصل لام باریک ہے پہر تم اللہ کے لام کو پر کیون کرتے ہو جواب تعظیما اسکی
سند مین حدیث صاف وارد ہے مگر اسکو بہی ساتھہ کسرے کے باریک پڑہتے ہین
قسم گیارہوین مد مبالغہ نزدیک ابن کثیر کے مثل لا الہ الا ہو اور لا الہ الا انت
او لا الہ الا اللہ مد کیا اور پر لام نفی کے بہی ملتا مد مذہب انہی کے یعنی بہتا ابن کثیر کا
بیچ مد منفصل کے درمیان مذہب انکے نہ تہا سوائے قصر کے مگر اسجگہہ مد کیا واسطی بطلان
اور جہوٹہ انی خدا دوسرون کے موافق محاورہ عرب کے کہینچ کر کہا کہ نہین کوئی خدا دوسرا
مگر ایک اللہ دوسری روایت کی انس بن مالک نے حدیث مرفوع ہے جو کوئی
کہ مد کرے اوپر لا الہ الا اللہ کے تو چار ہزار گناہ رفع ہوتی ہین اور معنی مبالغہ کی زیادہ
کی ہین اور بعضی اسکو بہی مد تعظیم کہتی ہین مگر اسمین مستثنا مد کا موجود ہی اگرچہ
مستثناء خاص ابن کثیر کا نہین قسم بارہوین مد روم نزدیک ورش
بروایت اہل مصر کے مثل تا انتم کہ ہمزہ کو ساتھ الف کی مد لگا کر مد کیا اور
اسکو مد روم اسواسطے کہا کہ ہمزہ کو ساتھ آواز مخفی کے پڑہا کا لالف اور حاصل

اسکے کا اوپر گذر چکا اور اسکو مد رفع بھی کہتی ہین کیونکہ یہہ بیچ تلفظ کی کشیدہ
اور بلندی ہی قسم تیروین مد مبدل نزدیک ورش کے مثل آدم واوتوا وایمانا و
آخرۃ وامن مد ثالیث کیا یعنی ایک الفی سے لگا تین الفی تک اور اسکو مد مبدل
اسواسطی کہا کہ یہہ بیچ اصل کی ءادم وءاتوا وءایمانا ہمزتین تہی پہر بدلا ہمزہ
ثانیہ کو ساتھہ الف کی اور ضمہ کو ساتھہ واو کی اور کسرہ کو ساتھہ یا کی قسم چہاردہ
مد شبہ مبدل نزدیک ورش کی مثل النبیین والنبوۃ والنبی پس ہمزہ درمیان
دونو یاء کی اور نبوءۃ اور نبیء مین بعد واو کی اور یاء کی زیادہ کر کے مد کیا اور اسکو
شبہ مبدل اسواسطی کہا کہ یہہ ہمزہ بدلا ہی نہین مگر مانند بدل کے ہی و لیکن
مثل قرءانا و مسئولا کی مد نہین کیونکہ ما قبل اسکے حرف ساکن صحیح قسم پندرہوین
مد امعان نزدیک ورش کے مثل شیء والسوء والسوءۃ و کہیئۃ الطیر مد
متوسط کیا ورش نے بیچ وصل کے اور طول کو بہی جائز کہا کیونکہ حرف علت اور یہہ
ہمزہ اقوی آیا میادا کہ کچھہ خلل واقع ہو بیچ ادا کی اسواسطے اسکو مد امعان کہا کہ
معنی امعان کے احتیاط کی ہین قسم سولوین مد حجر بفتح حا و سکون جیم نزدیک
ابو عمرو کی اور قالون اور ہشام کے مثل ءانذرتہم بدلا ہمزہ ثانیہ کو ساتھہ الف کے
پہر مد کیا واسطے رفع ساکنین کے اور اسکو مد حجر اسواسطی کہا کہ معنی حجر کے منع کی ہین
کہ یہہ مد منع کرتا ہی اجتماع ہمزتین کو کہ جمع ہونا دو ہمزہ کا ثقیل تھا قسم سترہوین
مد عوض نزدیک سوسی کے مثل الرحیم مالک عظیم مانند میم کو بیچ میم کی مدغم کرکی

مد کیا ہی خواہ مثلین ہوں خواہ متقاربین مثل کہیعص ذکر ادغام صاد کا بیچ ذال کے کرکے مد کیا اور اسکو مد

عوض اسواسطے کہا کہ یہہ مد عوض حرکت مدغم کی ہے فائدہ جاننا چاہیئے کہ اختلاف قرا سبعہ

کا بیچ کشش مدات کی یہہ ہے کہ ابن کثیر اور سوسی نے مد متصل کو دو الفی کہا اور مد منفصل کو قصر یعنے

ایک الفی اور دوری اور قالون اینکے روایت سی موافق ابن کثیر کے اور دوسری روایت سے

مد متصل اور منفصل کو برابر دو الفی کہینچا اور ابن عامر اور کسائی نے مد متصل و منفصل کو تین الفی

کہینچا اور عاصم نے بہر دو روایت متصل اور منفصل کو بلا تفاوت چار الفی کہینچا اور حمزہ اور

ورش نے دونو مد کو پانچ الفی کہینچا اب باقی رہی مد لازمی مثل الٓمٓ اور مد منقلب مثل الّٰذین و اٰتٰہ

اور مد مدغم مثل دآبۃ ان تینو قسم کو جملہ قرائے نے الفی کہینچا مگر روایت طاہر بن غلبون کے سے

مد مدغم اور مد منقلب کو چار الفی کہینچی کیونکہ دونو ساکن اسکے اصلی ہیں برخلاف مد لازمی کے

ازرشہ میں پہلا ساکن اصلی اور دوسرا لازمی یعنی اصل اسکی لام و میم ہی پہر اگر اسمیں پہلا حرف

دوسرے میں مدغم ہو مثل الٓمٓ تو لام پر مد زیادہ کرے میم سے اور مد و قفی میں تین حکم طول توسط قصر

فائدہ جاننا چاہیئے کہ بیچ اصطلاح قراء کی الف سے مراد انگلی جہکانا یعنی واسطے ایک الفی کے

ایک انگلی اور واسطے دو الفی کے دو انگلی اور واسطے تین الفی کے تین انگلی جہکاوے اور بیچ جہکانے

انگلی کے نہ جلدی ہو نہ دیر مگر اوسطا اور بجائے انگلی کے عوض کوئی تین بار منہہ کہولے اور بند کرے

اور بجائے الفی کے عوض کوئی تین بار ہاتھ کہولے **فصل** بیچ الف قصر و اثبات کی یعنی قاعدہ

انا کا نزدیک سب قراء کی قصر ہے ولیکن نزدیک نافع مدنی اگر بعد انا کی ہمزہ متحرک ہو تو

باثبات الف مع المد پڑھتے ہیں مثل انا اول المؤمنین و انا احیی مگر بیچ کسرہ کے اختلاف مثل ان

دربیان وقف کی کہا مولکنا حافظ الدین بخاری نے درابیات

انا الآ نذیر اور لیس اور بیچ سورہ کہف کے لکنا ہو اللہ ربی سب قرا رنی بالقصر پڑہا سوا ابن عامر کی
کیونکہ لکنا دراصل لکن انا تہا پس الف کو حذف کیا اور نون بیچ نون کے مدغم ہوا مگر قاعدہ انا
کا ثابت رہا اوپر قاعدہ انی کے بالقصر مگر بیچ حالت وقف کی با ثبات یعنی وقف اوپر الف کے
یہ قاعدہ کلیہ ہی جسجگہہ ہو مگر ابن عامر نی خاص بیچ لکنا کی دونو حالت مین یعنی وقف
وصل مین اثبات الف رکہا اور وقف کے دو صورت ہین اختیاری اور اضطراری پس اختیار کہ
وہ ہی ہو قدیم سی اختیار کرتی چلی آئی اور اضطراری وہ ہی ہو بیچ تنگی نفس اور گہبرانی کے
وقف کری **ف باب ستروان دربیان رموز اوقاف کی** چنانچہ وقف
قدیم کی چہہ رمز ہین موافق سجاوندی اور مدلل کے م ط ج ز ص لا پس میم رمز وقف لازم کے
ہی کہ اسمین وصل کرنا گناہ بلکہ خوف کفر اور فساد معنی اور ط رمز مطلق کے وقف اسجگہہ
اولی و احسن اور اگر وصل کری کوئی تو فساد معنی نہین مگر وقف پرتا کید ہی اساتذہ کرام سی
اور ج رمز جایز کی یعنی وقف کرنا اور نکرنا مساوی مگر وقف اولی اور ز اور رمز مجوز کی ہے
برعکس جایز کی یعنی اسمین وصل اولی اور معنی مجوز کی جایز کیا گیا اسکو جبر مگر وصل اظہر و اقوی اگر
دم تنگی کرے تو وقف روا ہی المجوز لوجہ اور ص رمز مرخص کی اگر بیچ ضیق نفس کے وقف
کرے تو رخصت ہی المرخص للضرورۃ **اعتراض** کہ وقف صاد اور وقف زا مین فرق
کیا **جواب** بہ نسبت وقف زا کی وقف صاد کو اعتبار ہی اس جہت سی کہ رخصت
کی معنی رضامندی کے ہین اور لا رمز نفی کی ہے یعنی اسجگہہ نہین وقف **فایدہ**
کہ رمز لا دو بات سی خالی ہوگی یا خلل معنی و یا خلل ترکیب نحوی چنانچہ لقد کفر الذین

قالوا پر وقف کیا اور پہر ابتدا کی ان اللہ ثالث ثلاثۃ یہہ قول کفار کا تھا کہ تحقیق خدا
تین مین سے ہی یا مریم یا عیسیٰ یا پروردگار انکا پس وقف کرینمین گویا مقولہ قاریکا ہو گیا اور
خلل ترکیب نحوی ہے جیسا کہ بشیرا و نذیرا ط الوقف لمن قرء و لاتسئل بفتح التاء وجزم
اللام والوصل لمن قرء و لاتسئل بالضم اور کتب علی نفسہ الرحمۃ ط الوقف لمن قرء انہ
بالفتح اور وامراتہ ط الوقف لمن قرء حمالۃ بالنصب والوصل لمن قرء حمالۃ بالرفع پس
اکثر مدار کار اعراب کا اوپر وقف کی اور وصل کی ہی اسیواسطے تاکید ہی اداء الحروف وحفظ
الوقوف اور اگر فقط لا ہو تو اعادہ ضرور ہی اور اگر لا اوپر آیۃ کی ہو تو اعادہ ضرور
نہین کیونکہ وہ سر رووس آیۃ ہی اور اعادہ کے معنی پہیر نے کے ہین کہ ایک کلمہ یا دو کلمہ اوپر
سی پڑہ کر پہر ملاوی اور اگر آیۃ تنہا ہو تو وقف کرنا چاہی کیونکہ اسپر کسی رمز کی پرخاش
نہین کی شعر صفت تنہا بود تو قف کن گرنہ ایستی بسیر تاسف کن فاید و جانا
چاہیی کہ جو حکم تنہا تنہا ان رمزونکا گذرا وہ ہی حکم ہی چہور کر اوپر آیۃ کی آجاوی
یعنی ہر آیۃ تابع ہی ہر رمز کی چنانچہ آیۃ پر میم حکم میم اور آیۃ و مطلق حکم مطلق اور آیۃ
وزا حکم زا اور آیۃ و صاد حکم صاد بدین شکل ۵م ۵ط ۵ج ۵ز ۵ص مگر فرق ہے بمتابعت لا
کی ہین اگر صرف تنہا لا ہو تو اعادہ ضرور ہی اور اگر لا اوپر آیۃ کی ہو تو اعادہ ضرور
نہین کیونکہ آیۃ لا سی مراد یہہ ہی کہ آیۃ کی شبہ ہی مگر وقف احسن نہین یعنی آیۃ جیسی
اور ہی چنانچہ آیات توقیفی امر ہی کہ جسکی خبر جبرئیل نے دی کہ اس آیۃ کو بعد فلانی
آیۃ کی رکہیو فلانی سورہ مین پہر گنتی کی ہمہ بمتعد دین معنے کہ فلانی سورہ کی اتنی آیۃ

اتنی ایات ہیں اور آیات تمام قران کے چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ ہیں اور اوراد و قاف تمام قران کی
پانچ ہزار اٹھانوے ہیں فـ اور سوای ان چھ رمزوں کی سات رموز اور بھی ہیں وہ
یہہ ہیں ق قف قلا وقفہ صل صلے ک چنانچہ ق رمز قد قیل یعنے کہا بعضوں نے
وقف اولی بمنزل مطلق اور کہا بعضوں نے وصل اولی چنانکہ قد قیل بصیغہ مجہول کا ہی یعنی
کبھی وقف کہا گیا اور قف رمز توقف یہہ صیغہ امر کا ہی کہا بعضوں نے اسکو وقف
خوب ہے اور بعضوں نے اسکو بھی ضعیف کہا اور کہا بعضوں نے یہہ وقف قدیم ہے
جدید نہیں اور قلا رمز قیل لا یعنی قلا مرکب قاف اور لا سے ہے پس قاف میں تو تکرار
تھی یہہ ہمراہ ہوا لا اس جہت سے وصل اولی اور کہا بعضوں نے کہ قلا میں قاف قد قیل کا اور لا نفی
کا تو مراد یہہ کہ تحقیق نہیں تکرار وجہت اس وقف میں مگر حکم اسکا بہتر ہی اور س رمز سکتہ اور وقفہ
رمز مانند سکتہ مگر اتنا فرق ہے کہ سکتہ قریب الوصل اور وقفہ قریب الوقف اور صل رمز قد
یوصل یعنے کبھی وصل ہوتا ہی اور صلے رمز ان الوصل اولی یعنے تحقیق وصل اولی کیونکہ اسمین
یا اولی کی ہے اور ک رمز کذلک کی یعنی پہلی رمز کاف سے اگر جایز تھی تو یہاں بھی
جائز اور اگر پہلی رمز لا تھی تو یہاں بھی لا اور اگر پہلی رمز صاد تھی تو یہاں بھی صاد
یعنی کاف گواہی دیتا ہی پہلی رمز کی مثل صم بکم عمی فہم ولعنہم اللہ ک فایدہ اور اگر اسی رمز
کاف کو برخلاف اس سے پاؤ تو جانو کہ یہہ رمز کاف کیواسطی وقف کافی کے ہی اکثر مصاحف
ثقہ نے لکھا کاف اوپر مطلق کے اور اوپر آیہ کیواسطی شناخت وقف کافی کے اور ایسی
سطروں اوسطے وقفہ تام کی سوا کاف رمز کذلک اور وہی کاف رمز کافی کے تو پہچان

کیونکر ہو جواب کافی کا کاف قیمتی دلر ہو کا جیسے شکل ہے اور کذالک کا کاف
مرکز دار ہوگا او رکہا امام ابو عمرو الدانی نے بیچ مقنع کی کہ چار مراتب ہیں ہر مسیان
وقف کی وقف تام اور وقف کافی اور وقف حسن اور وقف قبیح لیس تام وہ ہے
کہ جسکے تعلق مابعد اسکے نہو نہ لفظی معنوی مثل یوم الدین ؕ وقف تام واولئک ہم
المفلحون ؕ وقف تام لیس ایسجگہہ آیتہ پڑھنا مطلق اور اوپر اسکے تالکتے ہیں یعنی وقف تام اور
وقف کافی وہ کہ کلام تمام ہو مگر آیندہ کو علاقہ اسکا از روی معنی کے ہو مثل ومما رزقناہم
ینفقون ؕ یعنی وقف مانند تام کی مگر بحقیقت تمام نہیں لیس ایسجگہہ آیت لاپر کاف
لکہتے ہیں یعنی وقف کافی اور وقف حسن وہ ہے کہ آیندہ کو تعلق اسکا ہو از روی
لفظ و ہم از روی معنی مثل العالمین ؕ الرحیم ؕ المستقیم ؕ یعنی وقف نیک مگر ابتدا خوب
نہیں بلکہ بعضوں نے اعادہ لکہا مگر اعادہ ضرور نہیں کیونکہ واسطے اسکے حدیث وارد
ہی انہ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کان اذا قرء قطع قراءتہ آیۃ یقول بسم اللہ الرحمن
الرحیم ثم یقف الرحیم ثم یقف یقول ملک یوم الدین اور وقف قبیح وہ ہی کہ اوپر ملک کے
وقف کیا اور ابتدا کے یوم الدین سے یا بعد الذی جاءک من العلم پر وقف کیا اور ابتدا
کی مالک من اللہ سی یہہ وقف قبیح ہیں کہ نہ وقف ہی اور نہ ابتدا بہتر اور زیادہ
اس سے اقبح ہیں بیان اسکا وقف القران میں آویگا اور کہا بعضوں نے یہہ انواع
اوقاف کی ہیں چار یہہ ایک وقف صالح اور ایک مفہوم لیس وقف صالح و
مثل اللہ لا الہ الا ہو اور اتخذ اللہ ولدا سبحانہ ط ولا تاخذہ سنۃ ولا نوم کہ کلام

اور رواسطی مکی کی ب اور رواسطی شامی کی شا اور رواسطی مدنی الاول کی یا یعنی میم وا

مدنی کی اور الف واسطی اول کی کہ وہ شیبہ بن نصاح ہی اور رواسطی مدنی الاخر کی

نخہ یعنی میم واسطی مدنی کی اور خ واسطی اخیر کی کہ وہ امام جعفر ہی اور رواسطی حمصی کی

میم اور حمص نام شہر کا ہی کہ وہ خالد بن معدان ہی اور رواسطی ابو العطا کی طا اور واسطی

ایوب بن متوکل کی ب اور رواسطی دمشقی کی میم اور رواسطی وقف تامہ کی ت اور رواسطی

وقف کافی کی کاف برین شکل ؐ اور سوای ان کی اور رموز عجیب و غریب ہین

اور حاشیہ کی بسبب اختصار کی لکہی **باب انیسوان دربیان سکتہ**

و انداز تنفس اوکہ تمام قرآن مین نزدیک حفص کی چار سکتہ ہین اول بیچ کہف کی لم

یجعل لہ عوجا ہ سکتہ اوپر الف کی دوسرا یس مین من مرقدنا ہ سکتہ اوپر الف کی تیسرا

قیمہ مین وقیل من سکتہ ہ راق اوپر نون کی چوتہا تطفیف مین کلا بل سکتہ

ران اوپر لام کی اور شیر اشاطبی وغیرہ اور کہا قی الاربعۃ عشر فی باب السکت کی بیچ کلمہ من راق

کی بیچ روایت حفص کی سکتہ اور ادغام اور کہا بیچ قصیدہ الفیتہ طیبہ کی چار دون سکتہ

اختلاف ہی حفص کو تشعر و بل ران ومن راق ومرقدنا انت بخص تخلف ثم فی عوجا

نلا اور خلاف اسکی پانچ سکتہ نزدیک ابو بکر کی اول اعراف مین اولم یتفکروا

دوسرا ربنا ظلمنا انفسنا تیسرا یوسف مین اعرض عن ہذا چوتہا قصص مین الیعلم

الرعاء پانچوان مختلف بیچ ق کی واستمع از منہاج وغیرہ **فایدہ** جاننا چاہئی کہ سوای

عاصم کی اور کسی قاری نے سکتہ اس طور پر نہین کیا اور سکتہ بمانند وقف کافی مگر

۲ یعنے ہین یہہ وقف بسجاوندی ۳

اتنا فرق ہی کہ وقف پر پہٹہری اور دم ابہی توڑی بقدر تنفس اور سکتہ پر تہوڑا
پہٹہری بقدر وصل سوال ہر کلمہ عوجا کی سکتہ اور وقف پر دونو صفت کیونکر ادا
ہون جواب کہ اسجگہہ بدل کیا حفص نے تنوین کو ساتہہ الف کے بوصل پہر سکتہ
کیا لطیف بغیر دم توڑی بقول سجاوندی یبدل من تنوین الف بسکت
خالیہ سکتہ لطیفۃ من غیر قطع النفس سوال ام پر من مرقدنا کے سکتہ اور وقف
لازم پہر کیا حکم جواب مین پہلی کہہ چکا کہ سکتہ بہائی وقف کا ہی تو اسپر
بہا ہئی کہ ٹہیری بقدر تنفس مگر دم نتوڑی تا کہ دونو صفت قایم رہین اور
واسطے وقف کی یہ شرط نہین کہ خواہ نخواہ دم ہی توڑی اگر دم اسکا بڑا ہی تو
اتنا ٹہیری کہ جملہ اسکا جدا ہو جاوی اور سامع سمجہ لے کہ قاری نے وقف کیا ہی
بہت جگہہ ایک ایک کلمہ اور دو دو کلمہ پر وقف ہین مثل ولکم النار فسجدو
الا ابلیس الی من نہار بلاغ ان لا تعبد لواج اعدلوا تو اسطرح ہر نقطہ پر دم
توڑنا بہت بدنما اور بیجا ہی فصاحت کلام جاتی رہیگی اور بہت لوگ آگاہ
نہین اس مسئلہ سی اور یہ مسئلہ بہت کتابون معتبر مین موجود ہی اول قول
جاربردی شرح شافیہ کا دوم شرح مقدمۃ الجزری کا الوقف قطع الکلمۃ
عما بعدہا سوم قال نویری شرح طیبۃ النشر فی قراءۃ العشر الوقف عبارۃ عن قطع
الصوت علی الکلمۃ زمنا یتنفس چہارم گفت منہاج النشر فی قراءۃ العشر کہ وقف
عبارتست از قطع صوت از آخر کلمتی چندانکہ زمان تنفس بعادت باشد و بس و سنا

حضرت اساتذہ کرام سے کہ بہت صاحب تصانیف نے دم توڑنا اوپر وقف
کی لکھا ہے مگر واسطی تشدد کی تحدید لاگر اشباع شد و نہ لکھتے تو تمیز ہرگز ہوتی جزم
کی اور وقف کی سبب مساوی ہوجاتی مثل یغفر لہم ما قد سلف وان یعودوا و
ما قدمت لغد واتقوا اللہ ان اللہ لیس یہی ہی بہتر کہ دم توڑے کیونکہ اگر زیادہ
نہ ہیگا تو جزم ہوجایگا صفت کی تجنیس نہ ہیگی یہہ غلطی فاش ہے اگرچہ دم توڑے مگر
بقدر دم توڑنے کے ٹھیرے اور بعضے نادان سورہ فاتحہ میں ساتھ سکتہ کہتے ہیں بسبب
یہہ کہ نام شیاطین کے پیدا ہوتے ہیں بلکہ واسطے اسکی سند لایا حدیث کی صاحب زینت
القاری کا الحدیث عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی
الفاتحہ سبعا من اسماء الشیاطین پس یہہ حدیث وضعی ہے موافق کلام ملا علی قاری کا
اور ملا جلال الدین سیوطی کے سی رحمہما اللہ کہ گفتگو وقفی کے اوپر حاشیہ کے دو طرف
موجود ہے **باب بیسوان دربیان اوقاف لازم کے** پس یہہ وقوف
روایات صحیح سند سے ثابت ہے جب کہ ہیں موافق سجاوندی و علل و
منہاج النشر و خلاصۃ الوقف کی در بقرہ آیہ وما ہم بمومنین ؕ بہذا اشتمال انک
اذا لمن الظالمین ؕ ویسخرون من الذین امنوا من بعد موسی ؕ فضلنا بعضہم
علی بعض ؕ ان آیۃ اللہ الملک مثل اروام و در آل عمران تاویلہ الا اللہ ؕ ولا ہم
یحزنون م کہ بعد اسکے یستبشرون بنعمۃ اور نحن اغنیاء مگر یہہ نزدیک حمزہ
کے مطلق و در نساء مرید العنہ اللہ م ولعنوا بما قالوا م ثالث

تلثم وعلی والدتک م اور دا انعام کمایعرفون ابناءہم م ودر رکوع قل ادعوا
کی ان کنتم تعلمون م و دراعراف اخاہم صالحا م ولا یہدیہم سبیلا م حافرة الجرام
ودر براة در رکوع سوم لمن الظالمین م و در رکوع المنافقون بعضہم من بعض اور
اولیاء بعض م ودر یونس فلا یحزنک قولہم م بنانوح م ودر ہود من دون اللہ من اولیاء
بعض م ودر حجر عن ضیف ابراہیم فانتقمنا منہم م ودر نحل ولاجر الآخرة اکبر م ودر
اسرای وان عدتم عدنا م الا بشرا و نذیرا م ودر مریم فی الکتاب مریم الی جہنم ودر
عہدا م ودر طہ حدیث موسی م علی حیی م ودر مومنون یحافظون واعتاب
در شعراء دبنا ابراہیم م ودر قصص الہا آخر م ودر عنکبوت فامن لہ لوط البیت
العنکبوت م لہی الحیوان ودر یس اصحاب القریة م من مرقدنا م فلا یحزنک
قولہم م ودر والصافات من شیعتہ لابراہیم م ودر ص سنبؤا الخصم م عبدنا
ایوب م ودر زمر من دونہ اولیاء م الآخرة اکبر م ودر غافر انہم اصحاب النار خالق
کل شئ م ودر زخرف لا یومنون م ودر دخان وما بینہما م معلم مجنون م انکم عا
ئدون م ودر والذاریات ابراہیم المکرمین م ودر طور یلعبون م ودر قمر فتولی
عنہم م فی ضلال وسعر م ثانی ودر رحمن بہا المجرمون م ودر واقعہ کذبوا م ودر
حشر شدید العقاب م ثانی ودر منافقون لرسول اللہ ودر تحریم امراة فرعون م
ودر نون اکبر الموت المجنون م ودر نوح لا یوخر م ودر نازعات امرا منہا شیئا م
حدیث موسی م ودر اعمی فمن شاء ذکرہ م ودر غاشیہ عین جاریة م ودر

بلد علیہ احدم اور سوای اسکے مختلف فیہ اوپر حاشیہ کی **باب اکیسوان**

دربیان وقف غفران وعد الجنہ اور معنی غفران کی مغفرت کی ہین

اور یہہ وقف تمام قرآن مین دس جگہہ ہین کہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

من وقف علی عشرۃ المواضع فی القرآن ضمنت لہ بالجنۃ اول در مایدہ الا تتخذوا

اولیاء دوم در انعام انما یستجیب الذین یسمعون م اور سوم در الم سجدہ درجگہہ

فاسقا اور لا یستوون اور یس مین پانچ جگہہ انا ہم یا حسرۃ علی العباد من مرقدنا

وان اعبدونی ومثلہم اور کہا بعضون نے مثلہم پر نہین بلی قادر پر ہی اور وہم

دیملک یقبض م **باب بائیسوان دربیان وقف منزل** وقف

منزل اسکو کہتی ہین کہ پیغمبر یا جبریل این تی ور رسالت مآب جیسا کہ

نازل ہوا مگر اسجگہہ پر وقف کرکے پڑہا اور یہہ نہین کہ اسجگہہ ہی منقطع

ہوئی ہو پس یہہ قول معتبر سے چہہ جگہہ ہی اور ایک روایت سی نو جگہہ

اور ایک روایت سی چودہ جگہہ کہ پہلا در بقرہ در رکوع وقالت الیہود کی من

ولی ولا نصیر دوسرا در رکوع الذین ینفقون کی ولا ہم یحزنون در اول چوتہا در جج

یبیع وصلوات اگرچہ اسجگہہ علامہ وقف کا نہین مگر باعث وقف منزل کے

وقف بہی کرتے ہین پانچوان در یس من مرقدنا چہٹا در مومن اصحاب النار

در لعل ام جو شخص کہ نو کہتی ہین تو ساتوان در مایدہ والنصاری اولیاء

اور آٹہوان در انعام یستجیب الذین یسمعون اور نوان در اعراف اصیب

یہ من اشاء اور جو شخص کہ چودہ کہتے ہین تو دسوان در آل عمران تاویلہ الا اللہ
گیارہوان در ملک ویقبض بارہوان در انعام رسل اللہ تیرہوان لو قتلنا الا
ہو چودہوان قل ہو اللہ احد **باب تئیسوان در وقف النبی**
صلی اللہ علیہ وسلم کہ وقف النبی قول اصح سی گیارہ جگہہ ہین اول
در بقرہ فاستبقوا الخیرات دوسرا من خیر یعلمہ اللہ تیسرا در آل عمران وابتغاء تاویلہ
ونزد بعضی للا اللہ یہ چوتہا در مائدہ فاستبقوا الخیرات پانچوان من النادمین مگر
قول معتبر من اجل ذالک یہ چہٹا مالیس لی بحق ونزد بعضی فقد علمتہ یہ ساتوان
در یونس قدم صدق عند ربہم اٹہوان ہم در یونس احق ہو نوان در رعد
ربہم الحسنی وبعضی یضرب اللہ الامثال یہ دسوان در قدر من الف شہر
وبعضی من کل امر وبعضی سلام یہ گیارہوان در نصر واستغفرہ اور علاوہ انکی روا
یات مختلفہ سی سات جگہہ اور ہین انکو حاشیہ پر لکہدیا ہی **باب چو**
بیسوان در وقف کفران وکلمات کفران از
تبدیل اعراب کفر میگردد ومحذوف یا در ابر جا ثنیہ
نوشتہ شد جاننا چاہئی کہ وقف کفران صاحب مقنع در الفرید کی
بہت جگہہ تجویز کئی کہ اگر اتنی جگہہ عمدا وقف کرے تو کفر ہی اور وقف سی مراد ٹہر جانا
یا دم توڑنا ہی اگر ایسی جگہہ دم ٹوٹ جاوی تو اعادہ کری چنانچہ در فاتحہ صراط الذین
پر وقف پہر ابتدا کے انعمت سی کفر ہی در بقرہ علی ملک سلیمان وما پر ٹہرا

دربیان وقف غفران

پھر ابتدا کے کفر سلیمان ہی کفر ہی واسع علیم وقالوا پر ٹھہر ابھر ابتدا کے اتخذ
اللہ ولدا کفر اور قالو پر وقف کیا پھر ابتدا کے لن یدخل الجنۃ کفر آل عمران
لاتعلمون ۶ ما پر ٹھہر ابھر ابتدا کے کان یہودیا کفر لقد سمع اللہ قول الذین
قالوا پر ٹھہر ابھر ابتدا کے ان اللہ فقیر کفر ربنا ما پر ٹھہر ابھر ابتدا کی
خلقت ہذا باطلا کفر اور نساء یوصیکم پر ٹھہر ابھر ابتدا کی اللہ فی اولادکم
کفر سبحانہ ان یکون پر وقف کیا پھر ابتدا کی لہ ولد کفر در مایدہ وقالت الیہود
پر ٹھہر ابھر ابتدا کی نحن ابناء اللہ کفر من الخاسرین فبعث پر ٹھہر ابھر ابتدا کی
اللہ غرابا کفر یاایہا الذین آمنوا لا پر ٹھہر ابھر ابتدا کی تتخذوا الیہود والنصارے
اولیاء کفر لقد کفر الذین قالو پر وقف پھر ابتدا کی ان اللہ ثالث ثلثۃ کفر وقالت
الیہود پر ٹھہر ابھر ابتدا کی ید اللہ مغلولۃ کفر ومالنا پر وقف کیا پھر ابتدا کی
لانؤمن باللہ کفر انت قلت للناس پر ٹھہر ابھر ابتدا کی اتخذونی
وامی الہین من دون اللہ کفر در انعام ائنکم لتشہدون ان پر
ٹھہر ابھر ابتدا کی مع اللہ الہۃ اخری کفر بدیع السموات والارض انی
پر ٹھہر ابھر ابتدا کی یکون لہ ولد کفر ما حرم ربکم علیکم الا پر وقف کیا پھر
ابتدا کی تشرکوا بہ شیئا کفر اعراف علی کذبا ان پر ٹھہر ابھر ابتدا کی عدنا فی
ملتکم کفر براءہ وقالت الیہود پر ٹھہر ابھر ابتدا کی عزیر ابن اللہ کفر وقالت
النصاری پر ٹھہر ابھر ابتدا کی المسیح ابن اللہ کفر وقعد الذین پر ٹھہر ابھر ابتدا کی کذبوا اللہ

دربیان وقف منزل که وقف جبرئیل است

من شجرہ مبارکۃ زیتونۃ لا پر وقف پھر ابتدا کی شرقیہ ولا غربیۃ کو فرقان اسجدوا للرحمن

قالوا پر ٹھیرا پھر ابتدا کی وما الرحمن کو شعرا قال فرعون پر ٹھیرا پھر ابتدا کی وما

رب العالمین کو قصص یا ہامان علی الطین پر ٹھیرا پھر ابتدا کی فاجعل لی صرحا

لعلی اطلع الی الٰہ موسیٰ کو یٰس من مرقدنا ہذا پر ٹھیرا پھر ابتدا کی ما وعد الرحمن

وصدق المرسلون کو والصافات من افکہم لیقولون پر ٹھیرا پھر ابتدا کی ولد اللہ

کو ص وقال الکافرون پر ٹھیرا پھر ابتدا کی ہذا ساحر کذاب کو زمر نسی ما کان

یدعوا الیہ من قبل وجعل پر ٹھیرا پھر ابتدا کی للہ اندادا لیضل عن سبیلہ کو مومن

الی فرعون وہامان وقارون فقالوا پر ٹھیرا پھر ابتدا کی ساحر کذاب کو وقال

فرعون پر ٹھیرا پھر ابتدا کی ذرونی اقتل موسیٰ والیہ یدعوننی لاکفر باللہ

واشرک بہ پر وقف وابتدا مالیس لی بہ علم کو فصلت ولکن ظننتم پر ٹھیرا

پھر ابتدا کی ان اللہ لا یعلم کثیرا کو زخرف قل ان کان پر ٹھیرا پھر ابتدا کی

للرحمن ولد کو فتح الذین معہ اشداء پر ٹھیرا پھر ابتدا کی علی الکفار رحماء بینہم

کو والطور یتنازعون فیہا کاسا پر ٹھیرا پھر ابتدا کی لا لغو فیہا کو واقعہ وظل

من یحموم لا پر ٹھیرا پھر ابتدا کی بارد ولا کریم کو حشر اذ قال للانسان پر وقف

کیا پھر ابتدا کی اکفر فلما کو امتحان فامتحنوہن پر وقف کیا پھر ابتدا کی اللہ

اللہ کو ن لما سمعوا الذکر قرات پر ٹھیرا پھر ابتدا کی انہ لمجنون کو

نازعات فحشر فنادی فقال پر ٹھیرا پھر ابتدا کی انا ربکم الاعلیٰ کو الضحیٰ واللیل

اذا اسبجی ماپر پیتر اپیہ ابتدا کی دو علک ربک کفر اور پہر ربک پر ماپر وقف کیا پھر ابتدا

لی قلی ولسوف کفر الماعون ف پڑہیہ ابتدا اری وین ملمصلین الذینہم

کفر قل یا ایہا الکافرون لاپر ٹہر اپیہ ابتدا کی اعبد ماتعبدون کفر اور پہر ما اعبدو

لاپر ٹہیر اپیہ ابتدا کی انا عابد کفر اخلاص لم یکن پڑہیہ اپیہ ابتدا کی لہ کفوا احد کفر

نعوذ باللہ من ذلک جانا چاہئی کہ اسیطرح سے وقف کفران اور بھی بہت ہین

اگر قیاس کری تو اسی جہت سی ابو المنصور ساکن ماترید نی بہت مبالغہ کیا

تھا مگر مفتا بہ ہوا اگر مفتا بہ ہوجاتا تو پڑہنا قرآن کا چھوٹ جاتا مگر اسمین تاکید جملہ

علماء دین و فضلاء محققین کی بہت ہے کہ بملاحظہ تمام کی پڑہی جو منجبہ کلام ملک

علام کہ کو پہنچی **فصل کلمات کفر** کہ روایت کی علی کرم اللہ وجہہ نی

کہ بیچ سولہ جگہہ کے محافظت کمال کرو در فاتحہ انعمت کو اگر بضم تا پڑہے تو کفر ودر

بقرہ واذ ابتلی ابراہیم ربہ کو اگر بضم میم وفتح با پڑہے تو کفر وقتل داود جالوت اگر بفتح

دال وضم تا پڑہے تو کفر ہی واللہ یضاعف کو اگر بفتح عین پڑہی تو کفر ہی ودر توبہ

ان اللہ بری من المشرکین ورسولہ کو اگر بکسر لام پڑہے تو کفر ہے مگر

اسمین روایت کی بقراوت شاذہ کی تینو حرکات سے بیچ تفسیر معالم التنزیل

بغوی کے ولیکن اتفاق قرا سبعہ وعشرہ کا اوپر ضمہ کے ہے ودر بنی اسرائیل وما

کنا معذبین کو اگر بفتح ذال پڑہے تو کفر ہے ودر طہ وعصی ادم ربہ کو اگر بفتح میم

وضم با پڑہے تو کفر ہے ودر الصافات فیہم منذرین کو

اگر بفتح ذال پڑہیے تو کفر ہے و در حشر الباری المصو کو اگر بفتح و و پڑہی تو کفر ہی و در حاقہ لا یاکلہ الا الخاطئون کو اگر بفتح طا پڑہے تو کفر ہی و در مرسلات ظلال کو اگر بفتح طا پڑہی تو کفر ہے و النازعات انما انت منذر کو بفتح ذال پڑہی تو کفر ہی فقط

باب بچیسوان در معانقہ و بحث وقف کلام

پس معانقہ کو وقف مبادلہ اور وقف مراقبہ بہی کہتی ہین کہ بیچ بیچ قرآنکی چونتیس جگہہ ہاین سولہ عند المتقدمین اور اٹہارہ عند المتاخرین اور معنی معانقہ کی ملاپ کرنیکے ہیں پس ان وقفونکا بہی ملاپ ایسا ہین یعنے خواہ پہلی پر وقف کری اور دوسری کو وصل دیا دوسرے کو وقف کری اور پہلے کو وصل برعکس اسکے چنانچہ لاریب فیہ فیہج اور اسکو وقف مبادلہ اسواسطے کہتے ہین کہ معنی مبادلہ کی بدل کرنیکی ہین پس ان وقفونمین بہی بدل ایک کا دوسرے سے ہے چنانچہ الی التہلکۃ ج واحسنوا ج اور وقف مراقبہ اسواسطے کہتے ہین کہ مراقبہ عند بمعنی انتظاری کشیدن یعنے یہہ دونو وقف بہی انتظار ہین کہ قاری کونسی پر رجوع کرتا ہی ولیکن علماء بیت وقرا محققین اشارہ اولی الکار ہی پس چاہیئی کہ اولی کو نگاہ رکہے

فصل

بیچ بیان عند المتقدمین کے اول البقرہ الی التہلکۃ ج واحسنوا ج برا اولی دوم در آل عمران لا یضیع اجر المومنین ج برا اولی الفتح سی تیسرا در مائدہ و لم تومن قلوبہم ج برا اولی ومن الذین ہادوا ج چوتہا در اعراف جاثمین ج علے کان لم یغنوا فیہا ج برا اولی پانچوان در براءۃ المنافقون ط برا اولی اہل المدینۃ قفلا اور علی النفاق ہے

طعام الاثیم ۓ کالمہل ؎ پر اولی در ختم فی التوریۃ ؎ فی الانجیل ۓ پر اولی در انشقاق
ان لن یحور بلی ۓ پر اولی و قیت یحور پر اولی در قدر من کل امر ۓ سلام ؎ پر اولی و قیل امر
پر اولی و قیل باذن ربہم ۓ پر اولی اور روایت ہی ابن عباس رض سے اوپر سلام کی
اولی از مدلل قال عن ابن عباس من کل امر سلام ای من کل واحد من الملائکۃ
سلام علی المومنین فیوقف علی باذن ربہم و علی قولہ سلام

فصل دربیان

اوقاف کلا کہ یہہ الفاظ تمام بیچ قرآن کے تینتیس جگہہ وار د ہین اور نہین
کوئی درمیان اول کے مگر آخر نصف قرآن مین اور اسکے وقف مین اور وصل
مین نہایت گفتگو علماء متقدمین کی ہی اوپر حاشیہ کی دیکھہ لو کہ ایک
کلا بمعنی حقا اور ایک کلا بمعنی الاہی اور ایک کلا بمعنی ردع ہی لو کہا
اخفش نے کہ تمامی کلا بمعنی ردع اور زجر کی ہین پس وقف کرنا ماقبل اسکے
چاہئی نہ اوپر کلا کی پس یہہ روایت کی اخفش نے مذاہب نہین دی کہا
احمد بن یحیی ثعلب نے اور محمد بن احمد اور ابن الانباری نے کہ نہین وقف اوپر کلا کی تمامی
قرآن مین یہہ رہنہ تکرار واقع ہوتی درمیان ابو بکر اور ابو حاتم اور یعفر اور ابو القاسم معتصم و ابن
اور ابو عبد اللہ بن آخر تین سات جگہہ اتفاق ٹہرا کہ وقف کرے اوپر کلا کی دو جگہہ
بیچ مریم کی عہدا کلا اور عزا کلا اور یکجگہہ مومنون مین فیما ترکت کلا اور دو شعرا مین
ان یقتلون ؎ قال کلا و انا لمدرکون قال کلا اور ایک سبا مین شرکاء کلا اور ایک
سورہ مدثر مین ان ازید ؎ کلا اور دس جگہہ اختلاف ہی یعنی معارج ثم ینجیہ ؎ کلا

دربیان بحث اوقاف کلا از کتاب مستقل امام ابو عمرو الدانی

اعلم ان جمیع ما فی القرآن من ذکر کلا ثلث و ثلثون موضعا و ہی کلہا فی نصف الثانی قال و ذلک فی مریم موضعان عند الرحمن عہدا کلا و لہم عزا کلا الوقف عند القراء علیہما حسن لانہما بمعنی لا لیس الامر کذا ... قبلہما یجوز الابتداء فیہما علی معنی حقا ... موضع فیما ترکت کلا الوقف علیہا حسن لانہا بمعنی لا لیس و یجوز الابتداء بہا علی معنی حقا ... ان یقتلون قال کلا و انا لمدرکون ... کلا الوقف علیہا حسن لانہا بمعنی لا لیس و یجوز الابتداء بہا قال المتصلۃ بما علی معنی

دربیان اوقاف نقم ما ... کی عبارت

... در قرآن ... بعض شریعت ... وقف منفصل است ... لیک ...

حقا و بمعنی الا ... کلا الوقف علیہا ... حقا والاولی ... علیہا حسن ... کلا و ان ...

وجنۃ نعیم کلا یہ دونو وقف نزدیک ابن مقسم کے ہیں اور صحفا منشرۃ کلا وقف ابن مقسم کا اور کہا بعضوں نے یخافون الآخرۃ کلا اور این المفر کلا پر وقف مگر اندونو مین وقف اولی ماقبل ہی اور یہ کلا کی دبیچ عبس کے تلہی بجلا پر تکرار اور بیچ تطفیف کے

اساطیر الاولین کلا پر تکرار اور دفجر مین اہانن کلا پر تکرار المال حبا جما کلا پر تکرار اور لقرء مین سفعا الربانیۃ کلا پر تکرار اور سورہ ہمزہ مین اخلدہ کلا پر تکرار ان جہہ جگہہ مین تکرار وقف ماقبل اور دصل کلا کی بہت ہی مگر دوتو سا وہین جواہ ماقبل انکے وقف کرین خواہ اوپر کلا کی

باب چہبیسوان در طریق منازل واختتام قران وسجدۂ تلاوت ونزول سور ومرتب شدن فرقان

جانا چاہئے کہ طریق منازل قرآن کے تین طرحسے صحابہ کرام سی منقول ہین ایک فمی بشوق کہ ان دونو کلمہ مین سات حرف ہین ہر حرف واسطے ہر منزل کے چنانچہ ف سے فاتحہ م سی مائدہ ی سی یونس ب سی بنی اسرائیل ش سی شعراء و سی والصافات ق سی ق والقرآن دوم منزل فہل یہہ ایک کلمہ تین حرف سی مرکب ہے واسطے تین منزل کے ف سی فاتحہ ہی سی یونس ل سی لقمان سوم منزل حم احزاب گو یہہ منزل اوپر حرفونکی نہین مگر واسطے ہر مراد دینی و دنیوی کے منقول حضرت عثمانؓ بن عفان سی منقول ہے کہ روز جمعہ از اول فاتحہ تا آخر مایدہ و روز شنبہ از اول انعام تا آخر براءۃ و روز یکشنبہ از اول یونس تا آخر مریم واز روایت مختلف تا آخر ہود و روز دوشنبہ از اول طہ تا آخر قصص و روز سہ شنبہ از اول عنکبوت تا آخر ص و روز چہارشنبہ از اول زمر تا آخر رحمن و روز پنجشنبہ از اول واقعہ تا آخر قرآن

قرآن وترتیب فرقان کی اور لکھو موافق کہنی انکی کے تمامی حال اسکا مقنع امام عمرو
والدانی عالم ربانی و منہاج النشر فی قراۃ العشر وعقیلہ لاتراب شاطبی ائمہ کی ہے لکھا
یعنی کہ فصل در نزول قرآن کے بعد مبعوث ہونی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرآن
مجید و فرقان حمید و فقرہ لوح محفوظ سی باسمان اول کے لاکر بیچ بیت الاحسان رکھا
بیچ ماہ رمضان کی اور رات شب قدر کی تہی کہ قولہ تعالی شہر رمضان الذی انزل فیہ
القرآن وقولہ تعالی انا انزلناہ فی لیلۃ القدر اور پہر بیچ مدت بیس برس متفرق دیا
بیچ بیچ شب تلفظ کے تہوڑا تہوڑا نجم نجم اوپر جناب رسالتمآب کی بوساطت
جبرئیل امین کے نازل ہوا اور ویسی ہی آنحضرت نی حرفا حرفا ہجو تمام وباحتیاط تمام
بحرکات وسکنات واثبات وحذفات کی صحابہ کرام کو تعلیم کیا اور روایت
کی حضرت عثمان بن عفان نے جناب رسالتمآب سے کہ فرمایا جو سورۃ کہ نازل ہوتی
تہی اسیوقت جبریل کہدیتی تہی کہ اس سورہ کو بعد فلانی سورہ کے رکہو اور اگر
آیۃ اترتی تہی تو کہدیتی تہے کہ اس آیۃ کو فلانی سورہ مین بعد فلانی آیۃ کی رکہو
ایکروز ناگاہ آئی جبرئیل پاس آنحضرت کے اور کہا یا رسول اللہ بلاؤ اپنی امت کو
کہ قرآن انسی سنو تب فرمایا آنحضرت نی کہ کیا امتحان لیتی ہو امت میری کہ
بیچارہ ناخواندہ اور ناتوان ہین اس اسی عرصہ مین حضرت میکائیل آئے
اور کہا یا رسول اللہ قرائت زیادہ چاہو جو کچھ خواہش ہووی بہ طلب کی آنحضرت
نے زیادہ قرائت کی توجبرئیل گئے اور اجازت ایک قرائت کی زیادہ لائے یہ اور

طلب کی پہر گئے تیسری قراءۃ کا حکم لائی اسی طرح سات بار گئی اور سات حرف کے
یعنے سات قراۃ کی اجازت لائی پہر مخاطب ہوئی آنحضرتؐ طرف میکائیل کے
پہر وہ چپ رہی پس ہر بات سی سات قرات نکا استنباط ہوا ہی اور جو ماہر
قراؤنکی اتنی صاحب سے منقول ہوئی کہ مہاجرین میں سے ابوبکر و عمر و عثمان و علی
و طلحہ و سعد و ابن مسعود و حذیفہ و سالم و ابوہریرہ و عبد اللہ بن عمر و عبد اللہ بن عباس
و عمرو بن عاص و پسر او عبد اللہ و معاویہ و عبد اللہ بن زبیر و عبد اللہ بن سائب
و عایشہ و حفصہ و ام سلمہ اور انصار میں سے ابی بن کعب و معاذ بن جبل و ابو
الدرداء و زید بن ثابت و ابوزید و مجمع بن جاریہ و انس بن مالک رضی اللہ
علیہم اجمعین کہ یہہ سب صاحب جامع قرآن تہی از مصباح اور روایت ہی
مسلسل عبد اللہ بن عباس رض سے کہ اول نازل ہوئی مکہ مین اقرا باسم ربک
تا مالم یعلم اور پہر وقفہ دیا اللہ جل شانہ تین برس کچہہ کم تاکہ استعداد کامل
مکمل ہو جاوی اور پہر اول نازل ہوئی مدینہ مین یا ایہا المدثر قم فانذر اور پیچھے سب
کی نازل ہوئی واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ ثم توفی الآیۃ وقیل الیوم اکملت
لکم دینکم وقیل اذا جاء نصر اللہ وقیل یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وذروا ما بقی من الربوا
وقیل یستفتونک قل اللہ یفتیکم از مقنع و ریاض الابرار اور روایت کی صاحب
مقنع اور شاطبی ائمہ کی نے کہ تحقیق دو بار پڑہا تمام قرآن بترتیب آنحضرتؐ نے
اوپر جبرئیل کے بیچ آخر عمر اپنے کی شعر و کل عام علی جبرئیل یعرضہ وقیل آخر علام عرضہ قراءۃ

پہر جناب رسالت مآب نے اس جہان بیت الاحزان سے جہان دار الامان کو
رحلت فرمائی بعدہ ابابکر صدیق خلافت نشین ہوئے اسی عرصہ مین مسیلمہ کذاب نے
کہ بیچ زمانہ آنحضرت کے دعوی نبوت کا کرتا تہا خروج پکڑا آخرش اس مردود برادر نمرود
سے ایسی لڑائی ہوئی کہ جسمین پانسو قاری قرآن کے اور ایک روایت سے سات سو
قاری شہید ہوئے اور عوام الناس کی کچہہ گنتی نہین پس وہ پلید بعذاب شدید
کے جہنم رسید ہوا یہہ جنگ یمامہ مشہور ہے بعد اسکے عمرؓ پاس صدیق اکبر کے
آئے اور فرمایا کہ جماعت کثیر قرا کی ماری گئے اور اگر دوسری لڑائی ہوئی تو اور
شہید ہوجاوینگے پہر ایسا نہو کہ قرآن درمیان ہمارے سے جاتا رہے پس بہتر یہہ ہے
کہ قرآن کو جمع کر کہا صدیقؓ نے کہ کیونکر مرتکب اس امر کا ہوئین کہ آنحضرت
نے ہمکو یہہ امر نہین فرمایا اور نہ عہد کیا پہر کہا عمرؓ نے واللہ یہہ امر نیک ہے پس
ایکمدت تک یہی گفتگو درپیش رہی آخر الامر صدیقؓ بہی ملہم ہوئے پہر فرمایا زید
بن ثابت کو کہ تو کاتب الوحی اور مرد ثقہ اور عمر جوان ہے قرآن کو جمع کر پہر کہا
زید نے کہ مین کیونکر اختیار کرون اس امر کو کہ جناب اشرف نے نہین فرمایا
اور نہ عہد کیا پہر فرمایا صدیق نے کہ الہام ہوا مجہکو امر الہی یہی معلوم ہوتا ہے پہر
کہا زید نے افسردہ ہوکر اگر مجہکو تکلیف یہہ دیتے کہ فلانے پہاڑ کو اٹہا لاؤ تو امری
سے تو وہ آسان ہوتا اس سے جو امر کیا تم نے الامر فوق الادب جستجو کرونگا
یہان باوجودیکہ زید جامع قرآن اور کاتب وحی اور مقرب ہے تہی احتیاط ظاہر

صحابی ثقہ سی تلاشی کی پہر کہین سینہ بسینہ پہنچا کہین ترت کا لکہا ہوا حضرت
کی وقت کی آگے کا ہڈیون پر اور شانون اور پسلیون پر اور چہلکون پر اور سفید
پتہپر پر اور ٹھکریون پر پایا پہر سب کو جمع کرکے ترتیب دی اور سات لغات سے
جیسے کہ آنحضرت سی پہنچا تہا سب لکہہ کر تیار کرکے پہر تلاش کی آخر سورۃ توبہ کی دو آیتہ
گم ہوئی بمحنت تمام کی خزیمہ الانصاری سی پائی پہر اسکو الحاق کیا جاتا
چاہتی کہ ایک آیہ یہہ تہی لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ الآیہ در آخر
براءۃ کی لکہی اور ایک آیہ یہہ من المومنین رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ الآیہ
درمیان احزاب کی یہہ تیار کرکے لائی پاس صدیق کے اور نقل تانی اسکی نہوئی پہر
بعد وفات صدیق کے وہی قرآن پاس حضرت عمر کی رہا پہر بعد وفات عمر کے
وہ قرآن بی بی حفصہ کی پاس رہا پہر بیچ سنہ تیس ہجرت کی درمیان خلافت حضرت
عثمان کے حذیفہ الیمانی نے اوپر فتح ارمینیہ کی دیکہا کہ لشکر مسلمانون شام کا اور
لشکر عراق کا آپس مین بیچ قرآن کی خلاف کرتا تہا ایک دوسرے سے اور کہتا
تہا ایک قراءتی خیر من قراءتک یعنی قراءت میری بہتر ہی قراءۃ تیری سی
اور بعضی کہتی ہی قراءتی اصح من قراءتک پس حذیفہ نی یہہ حال دیکہہ کر بہت
غم کیا پہر آکر حضرت عثمان سی یہہ سارا قصہ بیان کیا اور کہا یا امیر المومنین بچا
اس امت کو اس بلا سی مبادا کہ اس امت مین بہی خلاف پڑ جاوی مانند
یہود اور نصاری کی پہر یہہ بلا پہنچتی پہنچتی ناگاہ ہم تک بہی پہنچی یہہ حال سنکر عثمان نے

بارہ ہزار آدمی جمع کئی پہر کہا انکو کہ کیونکر اختلاف پڑا درمیان تمہارے
تو تمہین پہر انہون نی ایسا بیان کیا کہ وہ اعزہتا پہر کہا حضرت عثمان رض نی اب
رای تماری کیا ہی کہا انہون نی جو رای ہماری فرمایا امیر المومنین نے
کہ رای میری یہہ ہی کہ تمام مصحف شریف کو اوپر ایک لغت کی جمع کرون
جو پہر اختلاف نہ پڑی کہا سبنے بارک اللہ رای تمہاری نیک ہی پہر اسوقت
حضرت عثمان رض نے وہی قرآن بی بی حفصہ رض کی پاس سے منگایا پہر امر کیا زید بن ثابت
اور عبداللہ بن زبیر اور سعید بن عاص اور عبدالرحمن بن حارث کو کہ اس مصحف
کو اوپر چند مصحف کی لکہو بزبان قریش اوپر ایک لغت کی مگر اوپر اسطرح کی کہ تخمین
خط ایک ہو اور اسمین جملہ قرائت ثابت ہون پہر سوچ کر فرمایا آپ نے کہ بی
نقاط لکہو تا کہ احتمال اور قرارت اونکا ثابت ہو مثال لیتفقہم بالتاء وبالیاء وبالنون
اور مثل خشامۃ کو بصورت ختمہ کے لکہو تا کہ خشامۃ اور ختامہ دونو ثابت رہین علی
ہذا القیاس پہر کہا زید نی جسجگہ فرق کم زیادہ حرف کا ہو مثل وسارعوا بالواو وبغیر
الواو قال الملاء وقال موسی یقول الذین یہہ سب بالواو وبغیر الواو اشد منکم قوۃ بالہا
وبالکاف فلا یخاف عقبہا بالفاء وبالواو لبضنین بالضاد وبالظاء تو فرمایا اسکو
جسطرح جسکو پہنچا ہو آنحضرت سے ویسا ویسا لکہو پہر اختلاف پڑا التابوت
اور التابوہ بالتاء وبالہاء بین فرمایا عثمان رض نی کہ تاء مطولہ لکہو لغت قریش
یہی ہی غرضکہ ہر ایک لفظ کی ایسی تحقیق کامل ہوئی کہ کسینے کہا فلان

قرآن یہ ایک خاص عنایت حق کی بڑی ہی تو ملا ان کو دو دو بیت پہر لکہا اسے
جیسے کہا اوپر ہی لکہا پہر بعد تمام کمال کے ایک مصحف بصریکو ایک کوفہ کو
ایک شام کو بہیجا اور ایک مدینہ مین رہا پہر اس سے نقل ہو کر ایک مکہ ایک مین
ایک بحرین کو بہیجا پہر ان ساتون جگہ مین صحابہ کرام موجود تہے جیسا جیسا انکو
تعلیم ہوا تہا آنحضرت سے ویسے ہی پڑہا پڑہایا پہر بعد انکی ان ساتون جگہ مین بیچ
امام ہدایت رابطہ و ضابطہ پیش ثقہ قایم مقام صحابہ کرام کی قرءت ہوئی مدینہ کو
جو فر ابنکے شیبہ بن نصاح بعدہ نافع اور مکہ عبد اللہ بن کثیر و محمد بن قیس
و محمد بن محیصن اور بصرہ عبد اللہ بن ابی اسحاق والوجہ و بعدہ عاصم حجدری
وبعدہ یعقوب اور شام میں ابن عامر اور عطیہ بن قیس و اسماعیل بن عبد اللہ
بعدہ یحیی ذماری وبعدہ شریح بن یزید اور کوفہ مین یحیی بن وثاب بعد انکے عاصم
بن ابی النجود اور سلیمان الاعمش بعد انکے حمزہ بعدہ کسائی کہ حال انکا
بتفصیل اوپر گذر چکا ہی • فصل • بیان ارتاہون مین نقاط اور اعراب کا
کہ کہا امام ابو عمرو الدانی نے بیچ مقنع وغیرہ کی بروایت مسلسل کہ نقاط اصلی
بعد بہیجنے مصحف شریفون کے ہر جگہ صحابہ کرام کی عہد ہی ہوگی جیسا کہ ہر ایک
کو بہیجا تہا آنحضرت جناب رسالت مآب صلعم سے اور پہر تابعین کے اول ایجاد کرنیوالا اسکا
اعراب کا ابا الاسود دولی ہوا اور کہا بعضون نے نصر بن عاصم الیثی ہوا اور کہا
بعضون نے یحیی بن یعمر ہوا کہ واسطے آسانی ہندیون کے لفظ مسیح اور ریزی اہر زبر کی صحیح کا

نقطہ سرخ نیچے حرف کی واسطے کسرہ کی کہا اور نقطہ سرخ اوپر حرف کے ملاکر آگی ہوتا واسطے ضمہ کی کہا اور دو نقطہ
سرخ واسطے تنوین کے کئی پس اسیواسطے فارسی مین اوسکو زبر اور اسکو زیر اور اوسکو پیش کہتی ہین
سوال عربی مین زبر کو فتح اور زیر کو کسرہ اور پیش کو ضمہ کیون کہتی ہین جواب زبر کو فتحہ اسواسطے
کہا کہ الفتح کشادن یعنی زبر مین مونہہ کہل جاتا ہی کہ زبر بہائے الف کا ہی اور کسرہ کہتی ہین توٹی چیز کو
تو جو چیز توٹی ہی تو نیچے آتی ہی اسواسطے زیر کو کسرہ کہا کہ کسرہ بہائے یا کا ہی اور پیش مین غنچہ دہن
یعنی انضمام شفتین ہوتا ہی اسواسطے پیش کو ضمہ کہا کہ ضمہ بہائے واو کا ہی اور اسیواسطے پیش کو بصورت واو
لکہتی ہین سوال کہ جزم کو کہنڈلے اور تشدید کی تین دندانہ کیون مقرر کئی جواب جزم کو سکون کہتی ہین اور یہہ
نشانی سکون کے ہی اور اسیواسطے آیہ کو بہی گول لکہتی ہین کہ وہ بہی نشانے نون سکون کے ہی اور
تشدید کی تین دندانہ اسواسطے کئی کہ تشدید اور شد ایک ہی تو شد کو مخففا در ترخیم تو تین
دندانہ باقی رہے اسواسطے یہہ نشانے شد کی مقرر کئی اور مشدد مین میم دال کہولی ہوئی ہے
اور پہلی نوشت مین صورت ہمزہ کی یہہ نہتی جو نے الحال لکہتی ہین بلکہ ہمزہ کو بصورت عین کے
لکہتی تہے کچہہ ہی فرق عین اور ہمزہ کا بیچ نوشتہ کی نہتا یہہ صورت ہمزہ کے خلیل بن احمد نحوی نے
نکالی کہ یہہ صورت ہمزہ کی اور یہہ صورت امالہ کے اور یہہ صورت تشدید کی اور یہہ صورت تخفیف کی
اور یہہ صورت سکون کے اور یہہ صورت اشمام کی یہہ سب نقوش ساتہہ زردی کے بناتے تو
عبدالله بن وہب نے نافع بن ابی نعیم سے کہ قران مین اسطرح سے ایجاد کرنا کیسا ہی تو کہا نافع
نے کہ میننے پوچہا تہا ربیعہ بن عبدالرحمن سے کہ ایجاد کرنا قران مین اسی وجہ سے کیسا ہی تو کہا
اوسنے لا باس بہ یعنی کچہہ ڈر نہین پہر پوچہا ابو عمرو عبدالله بن مسعود سے کہ اسوجہ پر کوئی

ایجاد سیاہی سے کری تو کیا حکم فرمایا کہ یہہ مکروہ ہی اسیواسطے دیکھو کہ پہلے قرآنونمین مثل
بخاری قران کے کہ تمام زیر زبر پیش جزم تشدید اور مد کو باریک باریک مجہر کے ستے تانگ
مارے خوف کے لکہتی تہے کہ خط اصلی مین نہ ملجاوین پہر بعد انکی لوک فاسق ہوی بے دہڑک ہوکر
سب چیز خط اصلی مین ملا دین کچہہ ملاخطہ نکیا خط اصلی کا اب بیان کرتا ہون مین ایجاد خلیل
بن احمد کا کہ واسطے اشمام کی نقطہ سرخ دیا بیچ حرف کے جیسکہ قُیل وغُیض وجُی وحُیل
یعنی کچہہ کسرہ کچہہ ضمہ اور واسطے اختلاس کے زرد الف لکہا جیسکہ لا تعد
امن لا یہدی وہم یخصمون یعنی کچہہ ساکن کچہہ فتحہ اچکتا ہوا اور واسطے کچہہ کسرہ
اور کچہہ سکون کے نقطہ زرد نیچی لکہا جیسکہ نِعِمّا یعنی حرف عین کچہہ ساکن کچہہ مکسور اور
واسطے تشدید کے تا، لکہی تہی بینقطہ پہر پچہلی صاحبون نے تا، واسطے تسہیل کے مقرر کے
اور واسطے شد کے تین دندانہ اور خلیل بن احمد واسطے مد کی مط لکہا تہا مخفف مطول کا
پہر پچہلی کاتبون اہل مراتب نے مط کے جگہہ مد لکہا یعنی میم دال اور واسطے ہمزہ کے
سر عین علیحدہ مقرر کیا غرضکہ واسطے ہر قرأت کے ہر نشانی ساتہہ سرخی کے اور زردی
مقرر کرین تہی کہ اب تک بہی نشانیین سندی قرآنون مین موجود ہین کہ یہہ سب
نشانی مینی اپنی آنکہہ سے دیکہین ہین پس کوئی چیز ایسی نہین تہے بی علامت کی کہ
آدمی وسمین لاچار ہوا اور فی زماننا مشہور یہہ ہی اور بعضی لکہتی ہی ہین کہ یہہ ضبط اعراب
مولی موتی بیچ قران کے حجاج بن یوسف نے کئی کیا عجب ہی کہ یہہ شخص ابو الفاسق تہا
کئی ہون گے مگر اسکو اتنی فرصت کہان تہی بجز ظلم کے کہ یہہ ضبط اعراب قران کے کرتا

مگر یہہ مردود مجتہد ظالم تہا اسکے وقت مین یا آگے پیچہے اسکے ہوئی ہین اور روضۃ الصفا مین لکہا ہی کہ حجاج بن یوسف چوبیس برس کے عمر مین امیر لشکر ہوا طرف بادشاہ عبد الملک بنی اُمیہ کی سے بیچ سن پچہتر ہجریکے پہر اس ظالم نے قتل مقاتلہ صحابہ کرام اور سادات عظام کا خاص مکہ شریف مین کرنا شروع کیا یہانتک کہ ایک لاکہہ بائیس ہزار کل صحابے اور تابعین اسکے قید ہی مین مر گئی پہر بیچ سن چورانوہ ہجریکے سعد بن جبیرہ رضی اللہ عنہ کو شہید کرکے آپ بہی اوسے سال بین خبطی ہوکر مر گیا سوال کہ یہہ تیس سپارہ قرآن کے آنحضرت سے منقول نہین پہر یہہ کیونکر مقرر ہوئی جواب کہ بیچ خلافت امیر المومنین عثمان بن عفان رضہ کے وقت مین قران مجید بہت غلط شہرت پا گیا تہا تو بعد فتح ارمنیہ کے بیچ سن تیس ہجریکی چار قران شریف تیار کروائی تو یہہ چارون قران کچہہ کم و زیادہ تیس تیس جز پر آئی اور اوسوقت مین جز ہوتا تہا دس ورق کا اور جز کے دس عدد ہوتے ہین اسواسطے ہر جز کے اوپر جز اول جز ثانی جز ثالث جز رابع لکہتی چلی گئی پس اسیواسطے اکثر جز اور ربع اور نصف اور ثلث مین اختلاف ہین سوآل کہ رکوع پانسو چالیس کیونکر مقرر ہوئی جواب کہ حضرت امیر المومنین عثمان رضہ نے بیچ رمضان شریف کے قران مجید کو درمیان تراویح کی چاندرات سے تا بتاریخ ستائیسوین کے پڑہا تو بحساب بیس بیس رکعت ہر روزہ کی پانسو چالیس رکعات ہوین تو آپنی یہہ عمل ہر رکعت مین سرہای سخن و آخرہای قصص پر رکوع کیا پس اوسیکو رکوع قرار دیتی ہین اور یہہ نشانے صورت عین کی اوپر تین وجہ کی ہے یکی آنکہ عین سر اسم عثمان ہے دوم آنکہ عمل عثمانیہ

سوم ہانگہ رکوع کے آخر مین عین ہے اور کہا بعض نے کہ یہہ عمل امیر المومنین عمر رض سے ہی اور کہا
بعض نے یہہ عمل حذیفہ الیمان سے ہی کہ یہہ امام تہی حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رض کے
بیچ رمضان کے اور کہا بعض نے یہہ عمل عبد الرحمن سلمی سے ہی اور کہا بعض کے کہ یہہ
عمل حسن بصری سے ہی مگر یہہ قید پانسو چالیس رکوع قران کی کسیطرح ثبوت نہیں ہو سکتے
ہان البتہ پانسو چہہ رکوع ہین معہ الحمد شریف کے از روی سنجاوندی اور درۃ الفرید اور
مدلل اور خلاصۃ الوقوف سی اور بکگہ گیارہ رکوع مختلف علاوہ ہین جیسکہ آل عمران مین لقد من اللہ
اور اعراف مین ولوطا اذ قال لقومہ اور براءۃ مین ان تصبک حسنۃ اور رعد مین قل من
رب السموات اور مریم مین قل من کان فی الضلالۃ اور انبیاء مین قال افتعبدون اور حج
مین والذین ہاجروا فی سبیل اللہ اور والصافات مین قال قائل منہم انی کان لی قرین
اور واقعہ مین افرایتم ما تمنون اور امتحان مین یایہا النبی اذا جاءک اور پہر بعضی مفسرین
یہہ کہتے ہین کہ عبس سے تا آخر قران تین ہی رکوع قرار دئی ہین یعنی عبس سے تا والضحی
یکر کوع اور والضحی سے تا الکفرون یکر کوع اور کافرون سے تا آخر قران یکر کوع اور
کہا بعضون نے کہ عبس سے تا البلد یکر کوع اور بلد سے تا انشراح یکر کوع اور انشراح سے
تا آخر قران یکر کوع اب خیال کیا چاہئی کہ اس حساب سے بہی پانسو چالیس رکوع
مطابقت نہیں کہاتی اور از روی درہ و سنجاوندی وغیرہ کے ظاہر ہی کہ یہہ کیا معنی کہ اوپر
اختتام ہر سورہ کے رکوع نہو کیونکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کبہی دو تین سورہ اکٹہی ایک رکعت
مین نہین پڑہین ہین واللہ اعلم بالصواب فقط اب بیان کرتا ہون مین حرف ضاد کا کہ جسکا

قصہ چلا آتا ہی زمانہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سی ہنوز یعنی جس وقت کہ یہہ حضرت فتح آہوئی ملک عجم روم سے تو ہزار ہا غلام اور لونڈے پکڑے آئی پہر اولاد نے بکثرت ہوئے تو کسی کا باپ عجمی تہا اور بہتوں کی ماں عجمی تہی تو پہر اون دوغلوں کو نکالنا حرف ضاد فصیحہ کا مشکل تر گذرا تو کوئی نکالتا تہا ضاد کو بدال منقوطہ اور کوئی بذال معجمہ اور کوئی ممزوج بلام مفخمہ اور کوئی ممزوج بطا مہملہ اور کوئی بہ تشبیہ ظا جیسے کہ فرمایا حضرت ملا علی قاری رحمہ اللہ نے اسکو بیچ شرح مقدمہ الجزری کے اور پہر فرمایا ابی نعیم بدخشانی نے بیچ فرائد القواعد شرح جزری کے مین بیچ شرح اس بیت کے والضَّادُ باستطالةٍ ومخرجٍ مَيِّزْ مِنَ الظَّاءِ وكلّها تجي یعنی بالاشباع فیہ والضاد منصوب دیجوز رفعہ والعامل فیہ قولہ میز ای میز بصفت استطالتہا وباخراجہا من الظاء المعجمۃ الضاد المعجمۃ من حافۃ اللسان والظاء المعجمۃ من راس اللسان وکلہا تجی بحذف الہمزۃ علی قاعدۃ حمزۃ لا کالکافی الرومی انہ ضرورۃ وضمیرہ راجع الی الکل والتانیث باعتبار المعنی وہو الجماعۃ او الی الظاءات ای الانتہاء من اول حافۃ اللسان الی آخرہا کما قال الجعبری وقد انفرد الضاد بالاستطالۃ حتی تتصل بمخرج اللام لما فیہ من قوۃ الجہر والاطباق والاستعلاء ولیس فی الحروف ما یعسر علی اللسان مثلہ والسنۃ الناس مختلفۃ فمنہم من یخرجہ ظاء ومنہم من یخرجہ دالا مہملۃ او معجمۃ ومنہم من یخرجہ لاما مفخمۃ ومنہم من یخرجہ طاء مہملۃ کالمصریین ومنہم من یشمہ ذالا ومنہم من یشربہا بالظاء المعجمۃ انتہی اور ایسی کہا بیچ فرائد الفواد کی اسی شعر کے شرح مین کہ ضاد منفرد است بمخرج واستطالت از ظاء وجملۂ ویبیچ حرفی از وی دشوار تر نیست بجہت آنکہ السنہ مردمان در آن مختلف است بعضی اورا بدال و بذال مفخمہ می آمیزند و بعضی اورا بہ لام مفخمہ می سازند و بعضی اورا از مخرج ظاء اخراج میکنند پس باید کہ حذر کند مشتبہ بظاء نشود اب غور کیا چاہئی کہ یہہ سب کلام فصیح اور بیجا ہین بلکہ غلط ہین مگر علماء کرام و قراء عظام نکیر بہی پکڑی

کہ مشتبہ بظا نشود اور یہی ہیچ جابردی اور رضی کے والضاد ضعیفۃ مُنتَجنۃ ای فیہ لین ضاد ضعیفہ اور سیکو
کہتی ہین کہ جسمین تشبیہ یا صوت طاء کا نکلی اور یہہ تو طفل مکتب بہی جانتی ہین کہ صوت ہر حرف کا
جدا کانہ ہی اگرچہ وہ حرف مشترک مخرج ہو اسیواسطے فرمایا امام الائمہ اسمہ عثمان امام جملہ جہان
ملقب ابو عمرو الدانی عالم ربانی نے بیچ اخیر مقنع کے کہ یہہ کتاب اول ہے اور دوسری کتاب تیسیر اور
سب امام القرا انکی خوشہ چین ہین فرمایا و قد کان بعض الفقہاء من اصحابنا لا یقرا الصلوۃ
خلف من لم یغیر الضاد من الظاء و ذلک کذلک لانقلاب المعنی و فساد المراد یعنی تحقیق تہے
بعضی فقہا اصحاب ہمارونسی کہ نہین پڑہتی تہے نماز پیچہی اوس شخص کے جو نہین تغیر دیتا تہا
ضاد کو ظا سی اور یہہ امر یون ہی ہے کہ بدل جاتی ہین معنی اسمین اور یہی ہے مراد فساد نماز
نفقط اب اگر کوئی یہہ کہی کہ ہم تغیر نہین دیتی ہین تو کیا خالص ظا پڑہتی ہین جواب اگر
خالص ظا بمکان ضاد کی پڑہوگی تو بی شبہہ اور بی اختلاف متفق علیہ نماز فاسد ہوگی تمام فقہ
دیکہلو اور اسجگہہ امام جملہ جہان نے فرمایا بعض الفقہاء من اصحابنا یعنی بعضی فقہاء اصحاب
ہمارے ہرگز نماز نہین پڑہتی تہی پیچہی اوسکے جو نہین تغیر دیتا تہا ضاد کو ظا سی یعنی
جو شخص کہ مائل بظا یا بہ تشبیہ ظا یا بصوت ظا پڑہتا تہا اور خالص ظا بغیر استطالت
اور بغیر ملونی کے تو کوئی خبردار رافضی مردود بہی بیچ قران کے نہین پڑہتا آب
اخر یہہ ہی کہ یہہ ضاد فصیحہ اور صحیحہ نہ مائل بدال مفخمہ ہی اور نہ مائل بظاء معجمہ ہی کیونکہ
مائل یا ابدال یا بین بین یا اشمام یا ادغام یہہ کل قاعدہ منحصر ہین اوپر اتحاد مخرج کے یا
باعتبار صفات کے چنانچہ مخرج سین کا اور زاء کا اور صاد کا ایک ہی تو پڑہا صراط

کو بالسین اصلًا و بالزاد اشمامًا و بالصاد خالصۃ یعنی پڑھا قنبل نے سراط بالسین ہر جگہ اوپر اصل کے یعنی اصل اسکے بالسین ہے اور پڑھا خلف نے صراط کو بالزاد اشمامًا یعنی صاد بہ تشبیہ زا اور پڑھا باقیون نے بالصاد خالصۃ کیونکہ بعد حرف صاد کی را اور طا اقوی حرف واقع ہوئی اور صفات کو ہرگز اعتبار نہین کیونکہ صفات ہر حرف کی ہر حرف مین مشترک ہین چنانچہ کل صفات حا حطی کے کل ہا ہوز مین موجود ہین سوای بحہ کی ایسی ہی ہے کل صفات ضاد کی ظا معجمہ مین ہین سوای استطالت کے اور یہہ ممکن نہین کہ بکر کہے کہ مین ضاد فصیحہ پڑھتا ہون اور سماعت ذی شعور کے مین آوے ظا دما بین الظا والضاد اور یہہ بھی ممکن نہین کہ زید کہے کہ مین ضاد صحیحہ پڑھتا ہون اور سماعت مین قاری ثقہ کے آوے خالص دال مفخمہ مثل غیر المغضوب کے المغذوب یعنی دال بجای ضاد مشک اسمین نماز فاسد ہوگی متفق علیہ تمام نقہ زلۃ القاری مین دیکھلو اب اسکا مین ایک جملہ سہل الحصول پوست کندہ بیان کرتا ہون ایک فقرہ مین اگر با انصاف غور کرو تو یعنی ایک شخص ناقابل محض نے خاص الخاص دال مہملہ ہے کو نرم پُرکیا درازی زبان کے سے تو اوسیوقت یہہ دال اپنی مخرج سے اوکھڑکر خاصی صاد صحیحہ اپنی مخرج پر آجاویگی معہ ساتون صفات اپنی کے یعنی نرم مین رخوہ اور ساکنہ نکل آیا کیونکہ ساکنہ ضد قلقلہ کے ہی اور پُر مین مستعلیہ اور مطبقہ نکل آیا اور مخرج بھی اسمین بخوبی نکل آیا کیونکہ بوقت پُر کے خواہ نخواہ زبان اونچی ہوکر کنارہ زبانکا اوپر کے ڈاڑھون سے لگیگا خواہ بائین طرف یا داہنی یا ہر دو جانب پس یہی تو اوسکا

سند یعنی حضرت عمر از ہر دو جانب ادا میکردہ بودند در آن واحد من درۃ الفریدہ ۱۲ وصاحب سر المعانی شرح حرز الامانی